THE BODY SHOP

پلڈاٹ

پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو ڈویلپمینٹ اینڈ ٹرانسپیرینسی

2023

جمہوریت کا ہراول دستہ:
پاکستان میں نوجوانوں کی انتخابی شمولیت

Be Seen Be Heard

#YouthinParliament

THE BODY SHOP

پلڈاٹ
پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو
ڈویلپمنٹ اینڈ ٹرانسپیرنسی

2023

جمہوریت کا ہراول دستہ:
پاکستان میں نوجوانوں کی انتخابی شمولیت

Be Seen
Be Heard
#YouthinParliament

پلڈاٹ، خودمختار، غیرجانبدار اور بلامنافع بنیادوں پر کام کرنے والا ایک پاکستانی تحقیقی اور تربیتی ادارہ ہے جس کا مقصد پاکستان میں جمہوریت اور جمہوری اداروں کا استحکام ہے۔

پلڈاٹ، پاکستان کے سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ مصدرہ 1860ء (قانون نمبر 21 بابت 1860ء) کے تحت، بلامنافع کام کرنے والے ایک ادارے کے طور پر رجسٹرڈ ہے۔

کاپی رائٹ: پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ اینڈ ٹرانسپیرینسی۔ پلڈاٹ

جملہ حقوق محفوظ ہیں

پاکستان میں شائع کردہ

اشاعت: دسمبر 2023

آئی ایس بی این: 978-969-558-798-0

اس اشاعت کا کوئی بھی حصہ پلڈاٹ کے واضح حوالے کے ساتھ استعمال کیا جاسکتا ہے۔

پلڈاٹ

پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو
ڈویلپمینٹ اینڈ ٹرانسپیرینسی

اسلام آباد آفس: پی، او، باکس 278، F-8، پوسٹل کوڈ: 44220، اسلام آباد، پاکستان
لاہور آفس: 92 سنٹرل کمرشل ایریا، فیز 8 (ایکس پارک ویو)، ڈی ایچ اے، لاہور، پاکستان
ای میل: info@pildat.org ویب: www.pildat.org

مندرجات

اظہارِ تشکر	05
تعارف	07
تحقیق کا طریقہ کار	07
نوجوان کی تعریف	08
نوجوانوں کی آبادی	08
ووٹنگ کی عمر	08
نوجوانوں کی شمولیت کے خدوخال	08
بطور ووٹرز نوجوانوں کی شمولیت	09
نوجوان بطور رجسٹرڈ ووٹرز	10
عمر وار اور صوبہ وار ووٹروں کے اعداد و شمار	11
پاکستان کے 2024 کے عام انتخابات میں پہلی بار شامل ہونے والے ووٹرز	11
تاریخی پسِ منظر میں مجموعی ووٹر ٹرن آؤٹ اور نوجوانوں کے ووٹر ٹرن آؤٹ کا موازنہ	11
ووٹر کو سرگرم عمل رکھنے کی کامیاب بین الاقوامی مثالیں	12
بھارت	13
سری لنکا	15
ریاست ہائے متحدہ امریکا	15
برطانیہ	16
بنگلہ دیش	16
گزشتہ عام انتخابات میں نوجوان امیدوار	17
نوجوان قانون ساز	17
مقامی حکومتوں میں نوجوان منتخب نمائندے	17
نوجوانوں کے ووٹر ٹرن آؤٹ کو بہتر بنانے کے لیے کیا اقدامات اٹھائے جاسکتے ہیں؟	19
الیکشن کمیشن آف پاکستان کے لیے تجویز کردہ اقدامات	20
سیاسی جماعتوں کے لیے تجویز کردہ اقدامات	21
نوجوانوں کے لیے تجویز کردہ اقدامات	23
حاصل کلام	25
ضمیمہ الف: پلڈاٹ کی جانب سے نوجوانوں کا قومی سروے (2022-2023)	26

اظہارِ تشکر

ہم پاکستان کے انتہائی سرگرم افراد اور ممتاز اداروں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اس تحقیق میں اپنی انمول سفارشات کے ذریعے تعاون کیا۔ ہم باڈی شاپ پاکستان کے بھی تہہ دل سے مشکور ہیں جنہوں نے پلڈاٹ کے ساتھ پارٹنرشپ کی۔ یہ رپورٹ نوجوانوں کی مشغولیت پر ان کی عالمی 'Be Seen, Be Heard' مہم کا حصہ ہے جس کا مقصد پوری دنیا میں نوجوانوں کی آوازوں کو وسعت دینا اور بااختیار بنانا ہے۔ پلڈاٹ پاکستان میں اس مہم کو ملکی سطح پر چلا رہا ہے۔ نوجوانوں کی مشغولیت کی حوصلہ افزائی اور جمہوری شمولیت کو فروغ دینے کے عزم نے اس تحقیق کو نمایاں طور پر تقویت بخشی ہے۔

اس رپورٹ میں دی گئی آراء اور اخذ کردہ نتائج پلڈاٹ کے ہیں، ضروری نہیں کہ وہ باڈی شاپ پاکستان یا کسی دوسرے شراکت دار کے خیالات کی عکاسی کریں۔ پلڈاٹ کی جانب سے اس رپورٹ میں موجود معلومات کی درستگی کو یقینی بنانے کی ہر ممکن کوشش کی گئی ہے۔ تمام معلومات کو 8 دسمبر 2023 تک درست سمجھا جائے اور کسی قسم کی چوک یا سہو غیر ارادی ہوگی۔

تعارف

تحقیق کا طریقہ کار

یہ تحقیق معیاری اور مقداری مطالعے پر مبنی ہے جس میں مختلف انٹرایکٹو پلیٹ فارمز کے ذریعے پاکستان میں نوجوانوں اور معاشرے کے دیگر طبقات سے اعداد و شمار اکٹھا کرنے کے لیے غیر رسمی/نیم رسمی انٹرویوز، بات چیت اور فوکس گروپ ڈسکشنز منعقد کی گئی ہیں۔ان میں پلڈاٹ کے زیر انتظام سترھویں یوتھ پارلیمنٹ پاکستان (YPP)® کے سیشنز، "نوجوانوں کی آواز" کے عنوان پر پلڈاٹ کی جانب سے کیے گئے سروے، یوتھ پارلیمنٹ پاکستان کی مقننہ سرگرمیاں، نوجوانوں کے ساتھ فوکس گروپ ڈسکشنز، سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں اور ان کے یوتھ ونگ کے سربراہان، صوبائی یوتھ ڈپارٹمنٹس کے سربراہان اور ان کے فوکل پرسنز، تعلیمی اداروں، الیکشن کمیشن آف پاکستان کے حکام کے ساتھ تبادلہ خیال اور پارلیمنٹرینز اور نوجوانوں کے درمیان مکالمے کے مشاہدات اور اہم نکات شامل ہیں۔ان میں سے کچھ سرگرمیاں ان پرسن اور کچھ آن لائن منعقد کی گئیں۔

ابتدائی اعداد و شمار الیکشن کمیشن آف پاکستان سے حاصل کیے گئے اور پاکستان کے انتخابی عمل میں نوجوانوں کی نمائندگی کی صورت حال کا اندازہ لگانے کے لیے پلڈاٹ نیان اعداد و شمار کو مزید ترتیب دے کر ان کا تجزیہ کیا۔

اس تحقیق میں نوجوانوں کی شمولیت کے خدوخال اور مسائل کا اندازہ لگانے اور نوجوانوں تک رسائی کی حکمت عملی وضع کرنے کے لیے ثانوی اعداد و شمار کو بھی ایک حد تک استعمال کیا گیا۔ استعمال کیے گئے حوالے درج ذیل ہیں:

1. شائع شدہ تحقیقات اور تحقیقی مضامین: مختلف شائع شدہ تحقیقات اور تحقیقی مضامین سے اہم معلومات، اعداد و شمار اور تجزیہ حاصل کرنے کے لیے مدد لی گئی اور ان سے اس تحقیق کے نتائج اخذ کیے گئے۔ان ذرائع کا حوالہ یا تو زیر حاشیہ میں دیا گیا ہے یا متن میں شامل کیا گیا ہے۔
2. حکومتی رپورٹس اور شماریات: حکومتی رپورٹس اور شماریاتی معلومات تک رسائی حاصل کی گئی تاکہ موضوع سے متعلقہ اعداد و شمار اکٹھے کیے جا سکیں۔
3. سروے اور ڈیٹا سیٹ: پلڈاٹ (پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ اینڈ ٹرانسپیرنسی) کی جانب سے کیے گئے نوجوانوں کی آراء پر مبنی سرویز کو جائزوں کے نتائج اور سفارشات کو نوجوانوں تک رسائی کی حکمت عملی وضع کرنے کے لیے استعمال کیا گیا۔ان سرویز اور ڈیٹا سیٹوں نے نوجوانوں کی آراء اور نقطہ نظر کے بارے میں قیمتی معلومات فراہم کیں۔
4. آن لائن ڈیٹا بیسز اور دستاویزات: آن لائن ڈیٹا بیسز بشمول تعلیمی رسالے، ڈیجیٹل لائبریریوں اور ذخیروں کو ثانوی مواد کے لیے بڑے پیمانے پر تلاش کیا گیا۔تحقیقی مضامین، کانفرنس کے مقالے، مقالہ جات اور ان ڈیٹا بیسز سے حاصل کردہ مقالوں نے بیش قیمت معلومات فراہم کیں اور تحقیقی نتائج میں بہت حد تک کارگر رہے۔
5. میڈیا ذرائع: خبروں کی ویب سائٹس، اخبارات اور میڈیا کے دیگر ذرائع کو موضوع سے متعلق کہانیوں اور مضامین کو جمع کرنے کے لیے استعمال کیا گیا۔ان ذرائع نے موجودہ واقعات، سیاق و سباق کی معلومات، اور نوجوانوں کی شمولیت کے بارے میں رائے عامہ فراہم کرنے میں مدد کی۔

اس تحقیق کے نتائج پاکستان میں نوجوانوں کی انتخابی اور سیاسی شمولیت پر اثر انداز ہونے والے عوامل کو سمجھنے میں معاون ثابت ہوئے ہیں۔یہ تحقیقی نتائج ملک میں نوجوانوں کی سیاسی شمولیت اور نمائندگی کو بڑھانے کے لیے بننے والی پالیسیوں اور مسائل کو حل کرنے میں بھی مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔

نوجوان کی تعریف

پاکستان کی قومی یوتھ پالیسی، 2008 میں نوجوانوں کی تعریف 15 تا 29 سال کے افراد کے طور پر کی گئی ہے۔ 2010 میں 'نوجوان' کو بطور مضمون وفاق سے صوبائی سطح میں منتقل کرنے کے بعد صوبائی یوتھ پالیسیوں میں 'نوجوان' کی وہی تعریف برقرار رکھی گئی ہے۔

مختلف ممالک اور بین الاقوامی ایجنسیوں نے اپنے طور پر نوجوان کی تعریف کی ہے۔ مثال کے طور پر اقوام متحدہ 'نوجوان' ان افراد کو کہتا ہے جن کی عمریں 15 تا 24 سال کے درمیان ہیں۔

نوجوانوں کی آبادی

پاکستان دنیا کے ان جوان ترین ممالک میں سے ایک ہے جن کی 25 کروڑ سے زائد آبادی کا تقریباً دو تہائی یا 68 فیصد حصہ 30 سال سے کم عمر کی آبادی پر مشتمل ہے۔ ایک اندازے کے مطابق 2050 تک دنیا کی آبادی میں اضافے کی وجہ سے پاکستان سمیت آٹھ ممالک نصف سے زیادہ آبادی کا حصہ بن جائیں گے۔ 15 تا 29 سال کی عمر کے نوجوان پاکستان کی آبادی کا 29 فیصد ہیں۔ اس عمر کے گروپ کو باضابطہ طور پر حکومت پاکستان کی سابقہ قومی یوتھ پالیسی اور صوبائی حکومتوں کی موجودہ یوتھ پالیسیوں میں نوجوان کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔

پاکستان میں اس وقت پہلے سے کہیں زیادہ نوجوان موجود ہیں اور اس میں اضافہ جاری رہنے کی پیش گوئی بھی کی گئی ہے۔ پاکستان ایک نوجوان ملک ہے جس کی اوسط عمر 20 سال ہے۔

ووٹنگ کی عمر

جب کہ پاکستان میں نوجوانوں کی طے شدہ عمر 15 تا 29 سال ہے، زیادہ تر ممالک کی طرف سے اپنائے جانے والے اصول کے مطابق ووٹر کے طور پر رجسٹر ہونے کے لیے کم از کم ضروری عمر 18 سال ہے۔ لہٰذا اس رپورٹ میں 'نوجوان ووٹروں' کی تعریف 18 تا 29 سال کے درمیان کے افراد کے طور پر کی گئی ہے۔ اس رپورٹ کے لیے قانونی طور پر ووٹر بننے کے لیے عمر کی شرط کو نوجوانوں کی درجہ بندی کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ تاہم زیرِ بحث کچھ حکمت عملیاں اور سفارشات 18 سال سے کم عمر کے نوجوانوں اور بچوں اور بعض صورتوں میں 35 سال کی عمر تک کے لوگوں کے لیے باعثِ تشویش ہوں گی۔

نوجوانوں کی شمولیت کے خدوخال

پاکستان میں نوجوانوں کی شمولیت کو تین شعبوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے: سیاسی، معاشی اور سماجی۔ اس رپورٹ میں نوجوانوں کی سیاسی شمولیت پر توجہ دی گئی ہے۔

سیاسی میدان میں نوجوانوں کی شمولیت اکثر ووٹر کے طور پر رجسٹریشن، حق رائے دہی استعمال کرنے، سیاسی جماعتوں میں رکنیت، مقامی، صوبائی یا قومی سطح پر الیکشن لڑنے اور سیاسی جلسوں

اور دیگر سیاسی سرگرمیوں میں شمولیت تک محدود ہوتی ہے۔

نوجوانوں میں موبائل فون کا استعمال بڑھ گیا ہے اور وہ اسے کال کرنے، پیغامات بھیجنے اور سوشل میڈیا کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ پانچ میں سے تین پاکستانی نوجوان انٹرنیٹ استعمال کرتے ہیں اور عملی طور پر تمام انٹرنیٹ صارفین سوشل میڈیا پر ہیں۔ تقریباً آدھے نوجوان سوشل میڈیا پر سیاسی مسائل پر باقاعدگی سے پوسٹ کرتے ہیں اور آدھے سے زیادہ اپنے دوستوں کے ساتھ سیاسی مسائل پر باقاعدہ بحث بھی کرتے ہیں جن میں انٹرنیٹ استعمال کرنے والے زیادہ سرگرم ہیں۔ Kepios (ایک مشاورتی فرم جو ہر جگہ اداروں کو یہ سمجھنے کے قابل بناتی ہے کہ مزید کامیابی حاصل کرنے کے لیے ڈیجیٹل ٹیکنالوجیز کو کس طرح استعمال کیا جائے) کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں انٹرنیٹ استعمال کرنے والوں میں 2021 اور 2022 کے درمیان مزید 22 ملین کا اضافہ ہوا ہے جب کہ سوشل میڈیا صارفین کی تعداد بڑھ کر 71 ملین ہوگئی ہے۔ پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی (PTA) کے مطابق انٹرنیٹ کا استعمال تیزی سے لیپ ٹاپ/ ڈیسک ٹاپس سے موبائل فونز کی طرف بڑھ رہا ہے اور 3G/ 4G صارفین کی تعداد 114 ملین یا 52 فیصد آبادی پر مشتمل ہے۔

اگرچہ انٹرنیٹ استعمال کرنے والے لوگوں کے عمر وار اعداد و شمار عوامی طور پر دستیاب نہیں ہیں لیکن کوئی بھی بالواسطہ ذرائع سے کچھ نتائج اخذ کرسکتا ہے۔ مثال کے طور پر میٹا کے اشتہاری ڈیٹا سے یہ پتہ چلتا ہے کہ سوشل میڈیا استعمال کرنے والوں کی اکثریت 18 تا 34 سال کے درمیان ہوتی ہے۔ Kantar کے ایک سروے (Kantar گروپ ایک ڈیٹا اینالیٹکس اور برانڈ کنسلٹنگ کمپنی ہے جو لندن میں واقع ہے) میں بھی انٹرنیٹ صارفین کے حوالے سے ایک پیٹرن کا انکشاف ہوا ہے جس کے تحت پاکستان میں مرد (69 فیصد)، افراد (15 تا 24 سال کے 67 فیصد اور 25 تا 34 سال کے 57 فیصد) اور ملازمت یافتہ افراد (63 فیصد) انٹرنیٹ استعمال کرنے کا زیادہ امکان رکھتے ہیں۔ مجموعی طور پر اس تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ انٹرنیٹ استعمال کرنے والوں میں سے 66 فیصد شہری علاقوں میں ہیں جبکہ 47 فیصد کا تعلق دیہی علاقوں سے ہے اور تمام پاکستانیوں میں سے 46 فیصد روزانہ انٹرنیٹ تک رسائی حاصل کرتے ہیں۔ قابل غور بات یہ ہے کہ مردوں اور خواتین کے درمیان ایک بڑا فرق ہے۔ 73 فیصد مرد کہتے ہیں کہ وہ انٹرنیٹ استعمال کرتے ہیں جبکہ صرف 47 فیصد خواتین ایسا کہتی ہیں۔ اس کی وجہ ثقافتی رکاوٹیں اور پابندیوں کے ساتھ ساتھ تعلیمی سطح کو بھی قرار دیا جاسکتا ہے۔

نوجوانوں کی بطور ووٹر شمولیت

انتخابات کسی بھی جمہوری معاشرے میں بنیادی حیثیت رکھتے ہیں جہاں حتمی اختیار عوام کے پاس ہوتا ہے جو بدلے میں یہ اختیار مختلف سطحوں پر منتخب نمائندوں کو سونپتے ہیں جیسے پاکستان میں وفاقی، صوبائی اور مقامی سطح پر یہ اختیار سونپا جاتا ہے۔ ووٹروں کی غیر حاضری جمہوریت کے لیے بڑا مسئلہ ہے۔ وہ گروپ جو ووٹ نہیں دیتے وہ نمائندگی میں بگاڑ پیدا کرسکتے ہیں کیونکہ اس گروپ کی سیاسی رائے انتخابات میں ظاہر نہیں ہوسکتی۔ اس لیے کم ووٹر ٹرن آوٹ والے گروپوں کو پالیسی سازی اور سیاسی فیصلوں میں نظرانداز کیا جاسکتا ہے۔

پاکستان میں نوجوان ایک ایسا گروپ ہے جس نے تاریخی طور پر انتخابات میں ووٹر کی حیثیت سے کم حصہ لیا جو حقیقت میں اپنا ووٹ ڈالتے ہیں۔ اس کم شمولیت کا نقصان دہ اثر پڑا ہے کیونکہ اس کے نتیجے میں نوجوانوں پر مرکوز پروگرام اور ترقیاتی اسکیمیں کم ہوئیں۔ یہاں تک کہ اگر نوجوانوں کی رائے ووٹروں کی اکثریت سے مختلف ہو تب بھی انہیں قانون ساز اداروں، مقامی حکومتوں اور صوبائی اور وفاقی کابینہ میں نمائندگی دی جانی چاہیے۔ عوامی پالیسی پر اثر ڈالنے کے لیے نوجوانوں کو اپنی آواز اٹھانی ہوگی۔ اگر پاکستان کے 30 سال سے کم عمر کے نوجوان جو کہ اس کی آبادی کا 64 فیصد بنتے ہیں وہ ووٹ نہیں دیتے تو ان کی آواز کو نظرانداز کیا جاسکتا ہے۔ انتخابات میں نوجوانوں کی کم دلچسپی کو جمہوری نظام میں اعتماد کی کمی کے طور پر بھی لیا جاسکتا ہے جو ان کے غیر جمہوری اور بنیاد پرست نظریات کے لیے خطرے کو بڑھاتا ہے۔

نوجوان بطور رجسٹرڈ ووٹرز

الیکشن کمیشن آف پاکستان (ECP) کے مطابق ستمبر 2023 تک تمام رجسٹرڈ ووٹروں میں نوجوان ووٹرز سب سے زیادہ ہیں۔ تمام عمر کے کل 127 ملین رجسٹرڈ ووٹروں میں سے 18 تا 35 سال کی عمر کے تقریباً 55 ملین نوجوان پاکستانی بطور ووٹر رجسٹرڈ ہیں جو ووٹ ڈالنے کے اہل لوگوں کا تقریباً 43.85 فیصد بنتے ہیں۔

09 ستمبر 2023 تک عمر اور صوبہ وار ووٹروں کے اعداد و شمار

%	18-35	%	30-35	%	18-29	%	18-22	صوبہ/عمر کی کیٹگری
43.20%	31,805,313	15.62%	11,503,632	27.57%	20,301,681	9.50%	6,995,607	پنجاب
41.56%	11,132,312	15.15%	4,056,458	26.42%	7,075,854	8.86%	2,373,711	سندھ
48.43%	10,548,349	17.47%	3,805,889	30.96%	6,742,460	10.93%	2,379,803	خیبرپختونخواہ
45.74%	2,439,266	16.32%	870,132	29.42%	1,569,134	9.27%	494,356	بلوچستان
43.85%	**55,925,240**	**15.87%**	**20,236,111**	**27.99%**	**35,689,129**	**9.60%**	**12,243,477**	**مجموعی ٹوٹل**

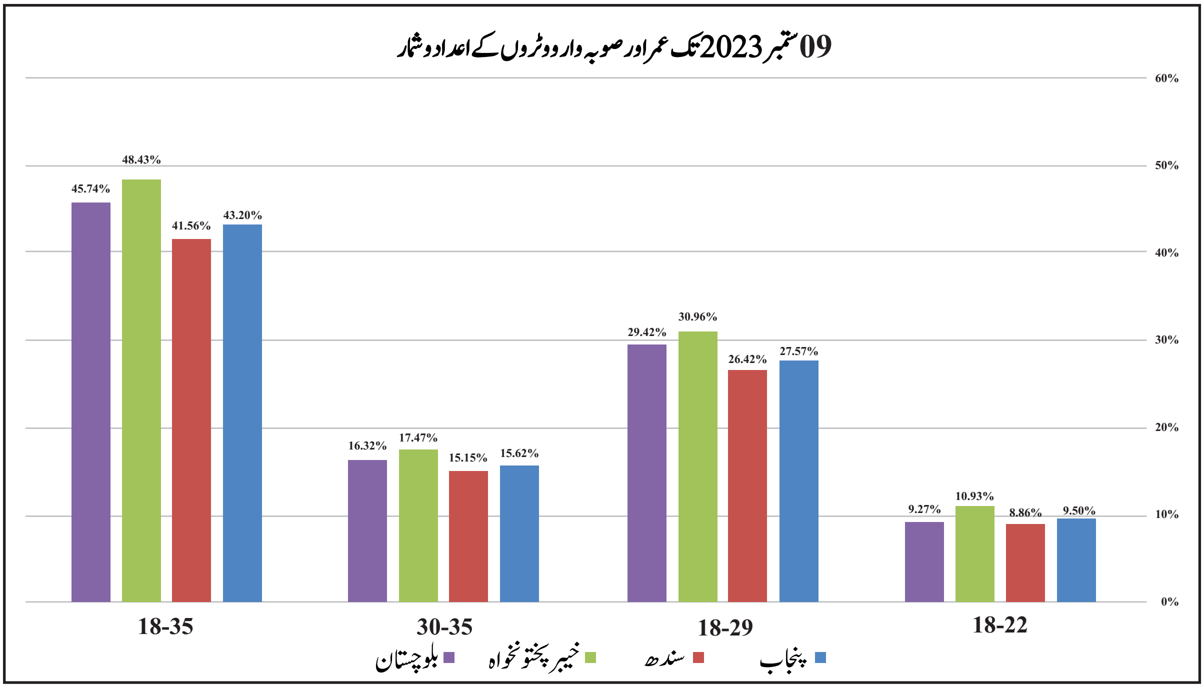

شکل 1: پاکستان میں عمر وار رجسٹرڈ ووٹروں کی تفصیل (حوالہ: الیکشن کمیشن آف پاکستان ستمبر 2023)

عمروار اور صوبہ وار ووٹروں کے اعداد وشمار

ستمبر 2023 تک الیکشن کمیشن آف پاکستان کے ووٹروں کے اعداد وشمار نے دلچسپ اور بصیرت انگیز معلومات فراہم کی ہیں۔ 18 تا 22 سال کی عمر کے گروپ میں رجسٹرڈ نوجوان ووٹروں کا پنجاب میں 9.50 فیصد، سندھ میں 8.86 فیصد، خیبر پختونخواہ میں 10.93 فیصد اور بلوچستان میں 9.27 فیصد حصہ ہے۔ اسی طرح 18 تا 29 سال کی عمر کے ووٹرز پنجاب میں 27.57 فیصد، سندھ میں 26.42 فیصد، خیبر پختونخواہ میں 30.96 فیصد اور بلوچستان میں 29.42 فیصد ہیں۔ مزید برآں 30 تا 35 سال کی عمر کے رجسٹرڈ ووٹرز پنجاب میں 15.62 فیصد، سندھ میں 15.15 فیصد، خیبر پختونخواہ میں 17.47 فیصد اور بلوچستان میں 16.32 فیصد ہیں۔ مجموعی طور پر 18 تا 35 سال کی عمر کے درمیان کل رجسٹرڈ ووٹرز پنجاب میں 43.20 فیصد، سندھ میں 41.56 فیصد، خیبر پختونخواہ میں 48.43 فیصد اور بلوچستان میں 45.74 فیصد ہیں۔

پاکستان کے مختلف صوبوں میں ووٹروں کی تفصیلات کے جائزے کے مطابق خیبر پختونخواہ مختلف عمر کے گروپوں میں سب سے زیادہ رجسٹرڈ ووٹر فیصد کے ساتھ نمایاں ہے۔ 18 تا 22 کی عمر کی حد میں خیبر پختونخواہ 10.93 فیصد کے ساتھ سرفہرست ہے، اس کے بعد پنجاب 9.50 فیصد، بلوچستان 9.27 فیصد اور سندھ 8.86 فیصد کے ساتھ سب سے آخر میں ہے۔ 18 تا 29 سال کے گروپ میں بھی خیبر پختونخواہ 30.96 فیصد کے ساتھ سرفہرست ہے، اس کے بعد بلوچستان 29.42 فیصد، پنجاب 27.57 فیصد اور سندھ 26.42 فیصد کے ساتھ سب سے پیچھے ہے۔ مزید برآں، 30 تا 35 سال کی عمر کے گروپ میں بھی خیبر پختونخواہ اپنی برتری برقرار رکھتے ہوئے 17.47 فیصد کے ساتھ سرفہرست ہے، اس کے بعد بلوچستان 16.32 فیصد، پنجاب 15.62 فیصد اور سندھ 15.15 فیصد کے ساتھ سب سے پیچھے ہے۔ مجموعی طور پر 18 تا 35 سال تک کی عمر کے گروپ میں خیبر پختونخواہ 48.43 فیصد رجسٹرڈ ووٹروں کے ساتھ پھر سرفہرست ہے، اس کے بعد بلوچستان 45.74 فیصد، پنجاب 43.20 فیصد اور سندھ 41.56 فیصد رجسٹرڈ ووٹروں کے ساتھ سب سے آخر میں ہے۔

پاکستان کے 2024 کے عام انتخابات میں پہلی بار شامل ہونے والے ووٹرز

18 تا 23 سال کی عمر کے لگ بھگ 22 ملین افراد پاکستان کے آئندہ 2024 کے عام انتخابات میں پہلی بار ووٹ ڈالنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ یہ بڑا گروپ ملک کے سیاسی منظر نامے کی تشکیل میں کردار ادا کرنے کے خواہشمند نوجوان، پرجوش ووٹروں کی نمایاں موجودگی کی نشاندہی کرتا ہے۔ ان کی شمولیت سیاسی میدان میں ایک ممکنہ تبدیلی کی نشاندہی کرتی ہے کیونکہ ان کا مقصد اپنا نقطہ نظر بیان کرنا اور پاکستان کے مستقبل کی سمت پر اثر انداز ہونا ہے۔

تاریخی پسِ منظر میں مجموعی ووٹر ٹرن آؤٹ اور نوجوانوں کے ووٹر ٹرن آؤٹ کا موازنہ

چونکہ ووٹنگ کے وقت ووٹروں کی عمر کو ریکارڈ کرنے کا کوئی باضابطہ نظام موجود نہیں ہے اس لیے عام طور پر ایگزٹ پولز کا استعمال انتخابات میں مختلف سماجی و اقتصادی گروپوں کی شمولیت کا پتہ لگانے کے لیے کیا جاتا ہے۔ گیلپ پاکستان کے ایگزٹ پولز کے اعداد وشمار کا استعمال کرتے ہوئے مجموعی ووٹر ٹرن آؤٹ اور نوجوانوں کے ووٹر ٹرن آؤٹ کے درمیان موازنہ پر بھی تحقیق کی گئی ہے۔ اعداد وشمار کے مطابق مجموعی ووٹر ٹرن آؤٹ اور نوجوانوں کے ووٹر ٹرن آؤٹ کے درمیان فرق 1993 میں 7 فیصد پوائنٹس سے 2013 میں 27 فیصد پوائنٹس تک رہا

جو بڑھتے ہوئے رجحان کو ظاہر کرتا ہے جبکہ اس کے برعکس صرف 2018 کے عام انتخابات میں یہ فرق کم ہو کر 16.5 فیصد پوائنٹس رہ گیا۔شکل 2 مجموعی ووٹرن آو?ٹ اور نوجوانوں کے ووٹرن آوٹ کے رجحانات کو ظاہر کرتی ہے۔پلڈاٹ کے اندازے کے مطابق 1988 سے 2018 کے دوران گزشتہ آٹھ انتخابات میں نوجوانوں کا اوسط ووٹرن آوٹ 31 فیصد تک انتہائی کم رہا جو کہ ان آٹھ انتخابات میں 44 فیصد کے اوسط مجموعی ووٹرن آوٹ سے 13 فیصد پوائنٹس کم ہے۔

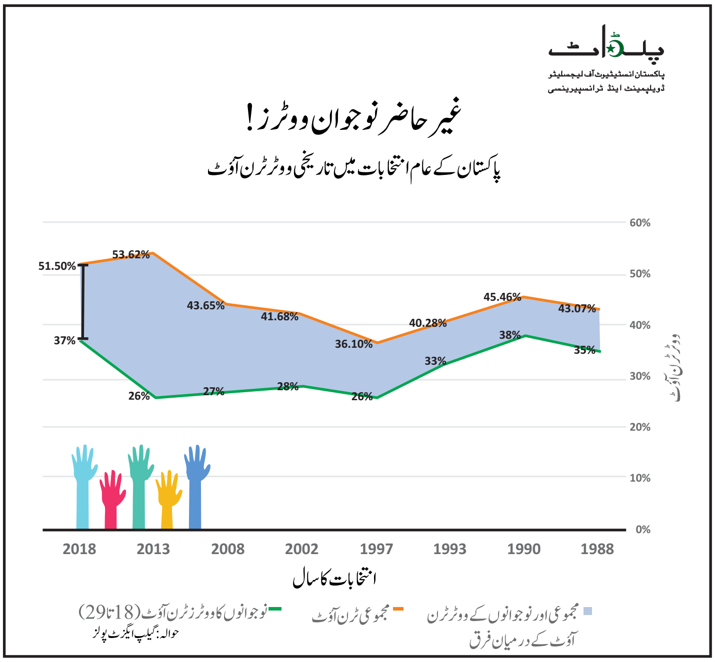

شکل 2: پاکستان میں عام انتخابات میں تاریخی ووٹرن آوٹ

یہاں تک کہ جب خواتین کے ووٹرن آوٹ سے موازنہ کیا جائے تو پچھلے دو انتخابات کے دوران نوجوانوں کا ووٹرن آو?ٹ کم ہے۔نوجوان ووٹروں کا اوسط ٹرن آوٹ 31 فیصد ہے جب کہ پچھلے دو انتخابات میں خواتین ووٹروں کا اوسط ٹرن آوٹ 40 فیصد ہے، جب عورتوں کے ووٹوں کو الگ سے شمار کیا جائے۔اس فرق سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ نوجوانوں کا ووٹر ٹرن آوٹ خواتین کے ووٹرن آوٹ سے بھی بڑے فرق سے پیچھے ہے۔

نوجوان ووٹرز انتخابی نتائج کو تبدیل کر سکتے ہیں اس لیے انہیں ممکنہ گیم چینجرز کے طور پر شمار کیا جانا چاہیے جیسا کہ رجسٹرڈ نوجوان ووٹروں کی بڑی تعداد سے ظاہر ہوتا ہے۔جو بھی سیاسی جماعت نوجوان ووٹروں کو اپنی طرف مائل کرے گی وہی جماعت نتائج کو اپنے حق میں بدل سکتی ہے۔یہ نوجوانوں کی طاقت ہے ۔ماہرین کے مطابق آنے والے برسوں میں انتخابات کا فیصلہ نوجوان کیا کریں گے کیونکہ وہ ووٹروں کا ایک بڑا حصہ ہیں،ان کی تعداد میں بلاشبہ ہر آنے والے سال کے ساتھ اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

ووٹر کو سرگرم عمل رکھنے کی کامیاب بین الاقوامی مثالیں

پاکستان کو بالعموم ووٹروں اور بالخصوص نوجوان ووٹروں کے ٹرن آوٹ کو بڑھانے اور اس کی حکمت عملی وضع کرنے کے لیے دنیا بھر کی دوسری جمہوریتوں کو دیکھنا چاہیے جنہوں نے اپنے نوجوانوں کو انتخابی عمل میں شامل کرنے کے لیے مثالیں قائم کی ہیں۔مندرجہ ذیل حصے میں کچھ منتخب ممالک کی جانب سے نوجوانوں کو اپنے ملک کے انتخابی عمل میں شامل کرنے کے لیے اٹھائے گئے اقدامات کی وضاحت کی گئی ہے۔اگرچہ بہت سے ممالک میں نوجوان ووٹروں کے ووٹرن آوٹ کے اعداد وشمار دستیاب نہیں ہو سکے لیکن پاکستان میں متعلقہ سٹیک ہولڈرز نوجوان ووٹروں کو سرگرم عمل رکھنے کی ان کی مثالوں سے متاثر ہو کر پاکستان کے لیے قابل عمل اور جدید منصوبے بنا سکتے ہیں۔

بھارت

نوجوانوں کے ووٹرٹرن آؤٹ کے حوالے سے بھارت شاید پاکستان کے لیے سب سے زیادہ متعلقہ اور سب سے متاثر کن مثال ہے۔ اگست 1947 میں بھارت اور پاکستان ایک ہی وقت میں آزاد ہوئے جب برطانیہ کے زیرتسلط بھارت دو ممالک میں تقسیم ہوا۔ ان کے سماجی و معاشی حالات بھی تقریباً ایک جیسے ہیں۔ اگرچہ دونوں ممالک جمہوری ترقی میں اپنے الگ الگ تجربات سے گزرے ہیں لیکن بھارت اور پاکستان میں نوجوانوں کی ووٹنگ کے پیٹرن کا تقابلی موازنہ سبق آموز ہوگا۔

پاکستان کا پڑوسی ملک بھارت بھی ہمارے جیسا ہی ہے لیکن بھارت میں مجموعی ووٹروں اور نوجوان ووٹروں کی تعداد پاکستان سے یکسر مختلف ہے۔

گیلپ پاکستان اور لوک نیتی بھارت کی طرف سے فراہم کردہ اعداد و شمار کا موازنہ کرتے ہوئے کوئی بھی دیکھ سکتا ہے کہ بھارت کے نوجوان انتخابی عمل میں کتنا بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ بھارت کے پچھلے پانچ انتخابات میں مجموعی طور پر ووٹرٹرن آؤٹ 61.6 فیصد رہا جب کہ بھارت میں اسی مدت کے دوران نوجوانوں کا ووٹرٹرنا آوٹ 60 فیصد رہا۔ ووٹنگ کا فرق محض 1.6 فیصد پوائنٹس کا ہے۔ دوسری طرف پاکستان کے معاملے میں مجموعی ووٹرٹرن آؤٹ اور نوجوانوں کے ووٹرٹرن آؤٹ کے درمیان فرق 16.8 فیصد پوائنٹس ہے جو بھارت کے فرق سے کافی زیادہ ہے۔ 2014 اور 2019 کے گزشتہ دو بھارتی لوک سبھا انتخابات میں نوجوانوں کا ووٹرٹرن آوٹ بالترتیب 2 اور 3 فیصد پوائنٹس سے زیادہ تھا۔ نیچے دی گئی تصویر دونوں ممالک کے درمیان اور زیر بحث ووٹرٹرن آوٹس کو ظاہر کرتی ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان مجموعی ووٹرٹرن آوٹ اور نوجوان ووٹروں کے ٹرن آوٹ کا فرق بھی درج ذیل شکل واضح ہوجاتا ہے۔

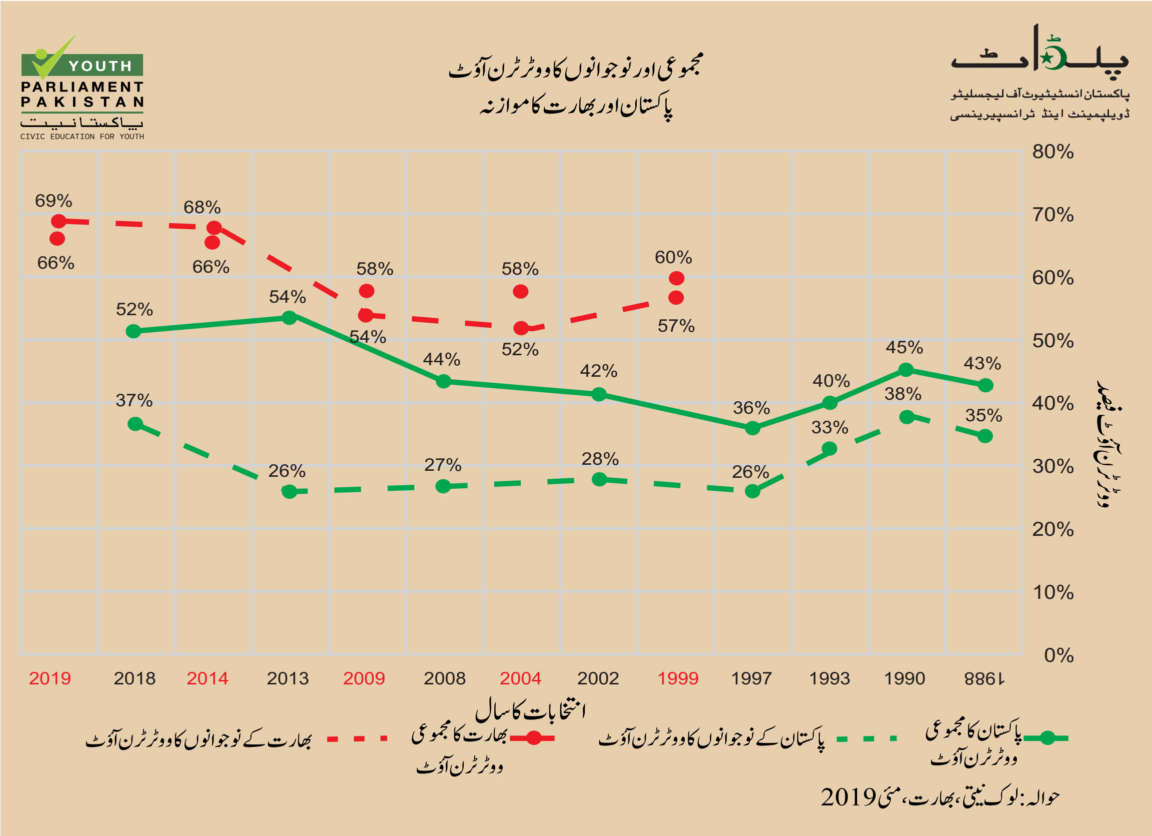

شکل 3: بھارت اور پاکستان کا مجموعی ووٹرٹرن آؤٹ اور نوجوانوں کے ووٹرٹرن آؤٹ کا موازنہ، (حوالہ: گیلپ پاکستان اور لوک نیتی بھارت (مئی 2019)

بھارت اور پاکستان کے درمیان سماجی مماثلتوں کو پاکستان کے سرکاری اداروں اور سول سوسائٹی کے شعبے کے لیے عمل انگیز کے طور پر کام کرنا چاہیے تاکہ بھارت کا ایک کیس سٹڈی کے طور پر مطالعہ کیا جاسکے اور ایسے سوالات کے جوابات تلاش کرنے کی کوشش کی جائے کہ بھارت نے نوجوانوں کے ووٹر ٹرن آوٹ کا فرق ختم کرنے کے لیے ان کو ووٹنگ کے حقوق سے آگاہ کرنے اور ان کی حوصلہ افزائی کے لیے کیا اقدامات کیے ہیں؟ اس بات کی بھی تحقیق ہونی چاہیے کہ الیکشن کمیشن آف پاکستان کیسے اس سے سبق سیکھ سکتا ہے اور پاکستان میں ایسے اقدامات کا اطلاق کر سکتا ہے؟

الیکشن کمیشن آف بھارت (ECI) نے نوجوانوں کو بھارت کے شہری کے طور پر ان کے حقوق اور ذمہ داریوں سے آگاہ کرنے کے لیے متعدد پروگرام شروع کیے ہیں جن میں سے ایک ان کا حق رائے دہی ہے۔ انہوں نے نوجوانوں کو سماجی بہبود اور ثقافتی سرگرمیوں میں شامل کرنے کو یقینی بنایا تاکہ کمیونٹی کو نچلی سطح پر سرگرم رکھا جاسکے۔ کھیلوں کی سرگرمیوں میں نوجوانوں کی شمولیت جیسے کہ انسانی زنجیر کی تشکیل، ثقافتی سرگرمیاں جہاں خواتین رنگولی ڈیزائن کا استعمال کرتی ہیں انتخابی ووٹنگ کے بارے میں شعور پیدا کرنے اور مقامی کمیونٹی کے ساتھ سرگرم عمل رہنا شامل تھیں۔

الیکشن کمیشن آف بھارت نے ملک بھر میں ووٹر کا قومی دن (25 جنوری) مناتے ہوئے بڑے پیمانے پر ووٹر کی آگاہی اور رجسٹریشن مہم چلائی تاکہ ملک کے ان نوجوانوں کی حوصلہ افزائی اور جشن منایا جاسکے جو ووٹ ڈالنے کے اہل ہونے والے تھے۔ ان لوگوں کو تلاش کرنے اور ان کی حوصلہ افزائی کرنے کے بجائے جو پہلے ہی 18 سال کے ہو چکے ہیں (بھارت میں ووٹنگ کی قانونی عمر) انہوں نے سکولوں اور کالجوں کا دورہ کیا تاکہ وہ ان نوجوان طلباء سے اپیل کر سکیں جو اگلے چند مہینوں میں 18 سال کے ہونے والے تھے۔

بھارت الیکشن کمیشن آف بھارت کے اندر اپنا ووٹر ایجوکیشن ڈویژن قائم کرنے میں بھی کامیاب رہا تاکہ نوجوانوں کو ان کے ووٹ کے حق، ان کے ووٹ کی اہمیت اور ایک ووٹ کے فرق سے آگاہ کیا جاسکے۔ نظامی ووٹروں کی تعلیم اور انتخابی شمولیت کا پروگرام (SVEEP) ووٹروں کی تعلیم، ووٹروں کو شعور پھیلانے اور بھارت میں ووٹر کی خواندگی کو فروغ دینے کے لیے الیکشن کمیشن آف بھارت کا اہم پروگرام تھا۔ شروع کی گئی ان سرگرمیوں کا مقصد ووٹروں کو انتخابی فہرست میں اندراج، انتخابی فہرست میں ان کی موجودہ تفصیلات کی تصحیح اور جگہ تبدیل کرنے اور/یا متوفی خاندان کے افراد کے نام کو حذف کرنے سے متعلق طریقہ کار سے آگاہ کرنا تھا۔

الیکشن کمیشن آف بھارت یہ بھی سمجھتا تھا کہ نوجوان کس کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ انہوں نے نوجوانوں کے مختلف مفاداتی گروپوں میں ووٹنگ کی حوصلہ افزائی کرنے کے لیے کرکٹ سٹارز اور مشہور شخصیات کو اپنا برانڈ ایمبیسیڈر بنایا۔ انہوں نے نوجوانوں اور پرجوش ہجوم کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے ایک مشہور بھارتی گانے Pappu Can't dance کا دوبارہ نئی شکل میں پیش کیا۔ نقل شدہ گانا Pappu can't vote ملک کے اندر تیزی سے مشہور ہو گیا اور نوجوانوں اور الیکشن کمیشن آف بھارت کے درمیان زبردست سرگرمیاں شروع کرنے میں کامیاب رہا۔

ایک دہائی سے زیادہ کی مقامی سے قومی سطح کی کوششوں کی وجہ سے بھارت اپنے نوجوانوں کو زیادہ تعداد میں انتخابات میں ووٹ ڈالنے کے لیے متحرک کرنے میں کامیاب رہا۔ 2014 کے لوک سبھا انتخابات میں پہلی بار نوجوان ووٹروں کا ٹرن آوٹ مجموعی ووٹر ٹرن آوٹ سے زیادہ تھا۔ یہ رجحان 2019 کے لوک سبھا انتخابات میں بھی جاری رہا۔ یہ اعداد و شمار اس بات کا ثبوت تھے کہ الیکشن کمیشن آف بھارت کے اقدامات نوجوانوں میں انتخابی شمولیت کو فروغ دینے کے لیے کتنے موثر رہے ہیں۔

گزشتہ 24 مہینوں میں الیکشن کمیشن آف پاکستان کی جانب سے خواتین اور نوجوان رجسٹرڈ ووٹروں کو شامل کرنے کی کوششیں بھی قابل ستائش ہیں۔ ہدف شدہ اقدامات کے ذریعے الیکشن

کمیشن آف پاکستان نے پاکستان بھر کے مختلف کالجوں اور یونیورسٹیوں میں نوجوانوں تک بڑے پیمانے پر پہنچ چکا ہے جس کا مقصد انہیں ووٹنگ کے عمل کے بارے میں آگاہ کرنا اور ان کی شمولیت کی اہمیت پر زور دینا ہے۔ مثال کے طور پر الیکشن کمیشن آف پاکستان نے معاون اداروں کے ساتھ مل کر خاص طور پر نوجوانوں کے لیے کافی تعداد میں سیشنز کا انعقاد کیا۔ کل 1935 سیشنز میں کامیابی کے ساتھ ایک قابل ذکر تعداد میں طلباء کو مربوط کیا اور آگاہ کیا جس سے انتخابی عمل کے بارے میں ان کی سمجھ بوجھ اور شمولیت کو بڑھانے کی کوشش کی گئی۔ اس طرح کی سرگرمیاں زیادہ باخبر اور حصہ لینے والے نوجوان ووٹروں کو فروغ دینے میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ پلڈاٹ نے UNDP اور الیکشن کمیشن آف پاکستان کے ساتھ شراکت کر کے اس طرح کی 15 رابطہ بڑھانے والی سرگرمیاں بھی منعقد کیں جن کا مقصد نوجوانوں کو انتخابی عمل کی اہمیت اور ان کی شمولیت سے روشناس کرانا تھا۔ یہ مشترکہ کوششیں نوجوانوں میں شعور پیدا کرنے اور افہام و تفہیم کے حوالے سے اہم تھیں اور جمہوری منظرنامے کی تشکیل میں نوجوانوں کی شمولیت کی اہمیت پر زور دیتی ہیں۔ ان اقدامات کے ذریعے نوجوانوں کو سرگرم رکھنے اور ان کو آگاہ کرنے کے لیے ایک پلیٹ فارم قائم کیا گیا جو فعال شہریت اور بااختیار بنانے کے احساس کو فروغ دے رہا ہے اور اس طرح سیاسی طور پر زیادہ باخبر اور حصہ لینے والی نسل کی آبیاری میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔

سری لنکا

سری لنکا میں آخری پارلیمانی انتخابات 5 اگست 2020 کو سری لنکا کی سولہویں (16th) پارلیمنٹ کے 225 ارکان کے انتخاب کے لیے ہوئے تھے۔ اس سے پہلے کہ 5 اگست 2020 کی تاریخ کو حتمی شکل دی جاتی، ملک میں کورونا وائرس کیسز میں اضافے کی وجہ سے انتخابات کو کم از کم دو بار ملتوی کرنا پڑا۔ جب کہ اس سے متعلقہ اداروں کو اپنی ووٹر رجسٹریشن اور انتخابی مہم کی سرگرمیوں میں توسیع کرنے کا وقت ملا، اس کے باوجود بھی ووٹر ٹرن آؤٹ کم ہونے کے توقع تھی۔ انٹرنیشنل IDEA کے مطابق سری لنکا کے 2020 کے پارلیمانی انتخابات میں مجموعی طور پر 75.9 فیصد ووٹر ٹرن آؤٹ تھا جو کہ 2015 کے الیکشن میں 77.7 فیصد سے کچھ کم تھا۔

سری لنکا نے کورونا وائرس کے عروج کے دوران بھی اپنی مہمات اور انتخابات کا سلسلہ جاری رکھا۔ سری لنکا کے انتخابات کے بارے میں ایشین نیٹ ورک فار فری الیکشنز (ANFREL) کی رپورٹ کے مطابق سری لنکا کے الیکشن کمیشن نے اپنے چار سالہ شراکتی سٹریٹجک پلان کے ذریعے ووٹرز کو شعور دینے کی مسلسل کوششیں کیں جس کے تحت ملک بھر میں ووٹر ایجوکیشن کی سرگرمیاں ترتیب دی گئیں تاکہ تمام شہریوں کو انتخابی عمل میں سرگرم رکھا جا سکے۔ اس بار کورونا وائرس کی وجہ سے وہ مقامی سطح پر متعدد ورکشاپس منعقد نہیں کر سکے اور اس کے بجائے انہیں پولنگ کے اوقات، صحت اور معذور افراد کے لیے ہدایات پر معلومات پھیلانے کے لیے بڑے پیمانے پر میڈیا اور سوشل میڈیا پر انحصار کرنا پڑا۔ نئے ووٹروں کو رجسٹریشن کی تفصیلات، ووٹنگ اور شکایت کے عمل، کورونا وائرس کے دوران صحت کے اقدامات، بار بار پوچھے جانے والے سوالات وغیرہ سے آگاہ کرنے کے لیے انگریزی اور مقامی زبانوں جیسے سنہالا اور تامل میں انفوگرافکس اور ویڈیوز شائع کیے گئے۔ سول سوسائٹی کے شعبے نے بھی ووٹر ایجوکیشن ورکشاپس، آن لائن سیمینارز، اور سوشل میڈیا مہمیں چلا کر اپنا کردار ادا کیا تاکہ ووٹروں کی شمولیت میں اضافے کے اہداف حاصل کیے جا سکیں۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ

ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں ایوان نمائندگان (کانگریس کا ایوان زیریں) اور سینیٹ (ایوان بالا) کے لیے وسط مدتی انتخابات ہر دو سال بعد ہوتے ہیں۔ 2020 میں کانگریس کے انتخابات کے لیے ووٹر ٹرن آؤٹ 70.8 فیصد تھا جو کہ 2018 کے انتخابات سے نمایاں طور پر زیادہ ہے جس کا مجموعی ٹرن آؤٹ صرف 56.8 فیصد تھا۔ 2020 کے صدارتی انتخابات کے لیے مجموعی طور پر ووٹر ٹرن آؤٹ 66.8 فیصد تھا جو کہ 2016 کے صدارتی انتخابات میں 61.4 فیصد کے مقابلے میں معمولی اضافہ تھا۔ اگرچہ کانگریس کے انتخابات کے لیے نوجوان

ووٹروں کے اعداد و شمار دستیاب نہیں ہیں، تاہم جو بائیڈن اور ڈونلڈ ٹرمپ کے درمیان 2020 میں ہونے والے امریکی صدارتی انتخابات میں نوجوانوں کے ووٹر ٹرن آؤٹ فراہم کیے گئے ہیں۔CIRCLE کے مطابق 2020 کے صدارتی انتخابات میں 18 تا 29 سال کی عمر کے 50 فیصد نوجوانوں نے ووٹ ڈالا۔ یہ 2016 کے صدارتی انتخابات سے 11 فیصد پوائنٹس کا قابل ذکر اضافہ ہے جب صرف 39 فیصد نوجوانوں نے ووٹ ڈالے تھے۔ سب سے زیادہ نوجوانوں کا ووٹر ٹرن آؤٹ ریاست نیو جرسی میں تھا جہاں 67 فیصد نوجوانوں نے ووٹ ڈالا جبکہ سب سے کم ساؤتھ ڈکوٹا میں تھا جہاں 32 فیصد یوتھ ٹرن آؤٹ رہا۔

زیادہ ٹرن آؤٹ کی ایک وجہ مختلف ریاستوں کی جانب سے اپنے نوجوان شہریوں کے لیے فراہم کردہ رجسٹریشن اور ووٹ ڈالنے میں آسانی تھی۔ خودکار ووٹر رجسٹریشن (AVR)، آن لائن ووٹر رجسٹریشن (OVR)، اسی دن یا الیکشن کے دن رجسٹریشن (SDR)، قبل از وقت ووٹنگ، بغیر کسی عذر کے غیر حاضر ووٹنگ، پری رجسٹریشن اور ہائی سکولوں میں ووٹر رجسٹریشن پروگراموں کی ضرورت جیسے انتخابی قوانین جو نوجوانوں کی زیادہ ٹرن آؤٹ والی ریاستوں میں رائج ہیں۔CIRCLE کے تجزیے کے مطابق مندرجہ بالا چار یا اس سے زیادہ پالیسیوں والی ریاستوں میں نوجوانوں کے ٹرن آؤٹ کی شرح 53 فیصد تھی جبکہ چار سے کم پالیسیوں والی ریاستوں کے ٹرن آؤٹ کی شرح 43 فیصد تھی۔ اس بات کا امکان ہے کہ ان میں سے متعدد پالیسیاں ووٹنگ کا ایسا نظام اور کلچر بنانے کے لیے ایک دوسرے کی تکمیل کرتی ہیں جو نوجوانوں کی شمولیت کے لیے زیادہ سازگار ہوں۔ انتخابی پالیسی کا ایک اور شعبہ جس نے نوجوانوں کو ووٹنگ میں سہولت فراہم کی وہ میل ان ووٹنگ تھا، ایک قدم جس کو زیادہ سنجیدگی سے لیا گیا اور وبائی مرض کورونا وائرس کے دوران اس میں توسیع کی گئی۔ ایسی ریاستوں میں جنہوں نے ووٹروں کو خودکار طریقے سے بیلٹ بھیجے ان میں اوسطاً نوجوان ووٹروں کا ٹرن آؤٹ سب سے زیادہ تھا (57 فیصد) جو 2016 کے مقابلے میں سب سے زیادہ اضافہ تھا۔ اس کے برعکس وہ ریاستیں جن میں ووٹ بذریعہ ڈاک کے قوانین سب سے سخت تھے ان میں نوجوانوں کا ووٹر ٹرن آؤٹ سب سے کم، اوسطاً 42 فیصد تھا۔

برطانیہ

برطانیہ میں 2019 میں ہونے والے آخری پارلیمانی انتخابات میں مجموعی طور پر 67.3 فیصد ووٹر ٹرن آؤٹ تھا جو 2017 کے انتخابات (68.8 فیصد) کے مقابلے میں 1.5 فیصد پوائنٹس کم تھا۔ اگرچہ زیادہ تر ممالک کی طرح نوجوانوں کے ووٹر ٹرن آؤٹ کے اعداد و شمار دستیاب نہیں ہیں، البتہ برطانیہ کے انتخابی کمیشن نے اپنے نوجوانوں کو انتخابی عمل میں شامل کرنے کے لیے اپنی کوششوں کی تفصیلات فراہم کی ہیں۔ برطانوی نوجوانوں کی جانب سے پیش کردہ ایک اہم مسئلہ ان کے لیے دستیاب درست معلومات کی کمی ہے، یہی وجہ ہے کہ انتخابی کمیشن نے نئے ووٹروں کے لیے تعارفی ماڈیول فراہم کیے ہیں۔ وہ اپنے ووٹ کی اہمیت، لوکل کونسلز بمقابلہ پارلیمنٹ کے انتخابات، ووٹنگ کے عمل، سیاسی مہم اور ووٹنگ کے باخبر فیصلے کرنے کے لیے ان کے پاس دستیاب وسیع معلومات کے بارے میں جان سکتے ہیں۔ جیسا کہ آکسفورڈ انٹرنیٹ انسٹی ٹیوٹ کے تجزیہ کے مطابق انٹرنیٹ اور خاص طور پر سوشل میڈیا نے 2017 کے انتخابات میں ووٹ ڈالنے کے لیے شہریوں، خاص طور پر نوجوانوں کو متحرک کرنے میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ اداکاروں، کھلاڑیوں اور سوشل میڈیا کی مشہور شخصیات کی جانب سے ہیش ٹیگز، میمز اور جذباتی گزارشات کا استعمال انٹرنیٹ پر زبردست سیاسی گفتگو کا باعث بنا جس کے نتیجے میں نوجوانوں نے خود کو رجسٹر کرایا اور بالآخر انتخابات کے دوران ووٹ ڈالا۔

بنگلہ دیش

جتیا سنگسد، قومی پارلیمان کے 300 ارکان کو براہ راست منتخب کرنے کے لیے بنگلہ دیش میں آخری عام انتخابات 30 دسمبر 2018 کو منعقد ہوئے تھے جس کے نتیجے میں شیخ حسینہ واجد کی قیادت میں عوامی لیگ کو بھاری اکثریت سے کامیابی ملی تھی۔ 2018 کے انتخابات کے لیے مجموعی طور پر ووٹر ٹرن آؤٹ 80 فیصد رہا جو کہ 2014 کے انتخابات سے تقریباً 30 فیصد زیادہ تھا جب ووٹر ٹرن آؤٹ صرف 51.4 فیصد تھا۔ بنگلہ دیش کا الیکشن کمیشن اور سماجی شعبہ گزشتہ انتخابات میں اپنے شہریوں کو ووٹ ڈالنے کے لیے کامیابی کے ساتھ متحرک کرنے میں

کامیاب رہا۔ بنگلہ دیش ان چند ممالک میں سے ایک ہے جو اپنا ووٹر کا قومی دن مناتے ہیں۔ 2 مارچ کو بنگلہ دیش الیکشن کمیشن کے اہلکار معمول کے مطابق ملک کے مختلف علاقوں کے ہائی سکولوں میں کانفرنسیں، مکالمے اور ریلیاں نکالتے ہیں تا کہ جمہوریت کو ایک ادارہ جاتی شکل دینے کے لیے نوجوانوں میں ان کے حق رائے دہی کے بارے میں شعور پیدا کیا جا سکے۔ ان سرگرمیوں کا مقصد بنگلہ دیشی ووٹروں کو اپنے حق رائے دہی کے استعمال کی ترغیب دینا، ان میں جمہوری کلچر کو اُجاگر کرنا، سماجی شعور پیدا کرنا اور جمہوری عمل کو مزید مضبوط کرنے کے لیے ووٹروں کو اپنی مرضی کے مطابق ووٹ ڈالنے کی ترغیب دینا ہے۔ نوجوانوں سے براہ راست منسلک ہونے کے لیے بنگلہ دیش کا الیکشن کمیشن بھی سوشل میڈیا پر اپنے انفوگرافکس، یوٹیوب ویڈیوز اور آگاہی پر مشتمل پوسٹس کے ذریعے نوجوان نسل کو یاددہانی کرواتا رہتا ہے تا کہ وہ خود کو ووٹر کے طور پر رجسٹر کریں اور ووٹ بھی ڈالیں۔

گزشتہ عام انتخابات میں نوجوان امیدوار

قومی اسمبلی کے 1,162 امیدواروں میں سے 30 سال سے کم عمر کے صرف 57 (4.91 فیصد) نوجوان امیدواروں نے 2018 کے عام انتخابات میں الیکشن لڑا۔ جبکہ چاروں صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات میں کل 2,444 امیدواروں میں سے 191 (7.82 فیصد) نوجوان امیدواروں (عمر: 30 سال سے کم) نے الیکشن لڑا۔

نوجوان قانون ساز

2018 کے عام انتخابات کے وقت صرف 4 (1.16 فیصد) نوجوان ارکان قومی اسمبلی جن کی عمر 30 سال سے کم تھی، قومی اسمبلی کے لیے منتخب ہوئے جس کے ارکان کی تعداد 342 تھی۔ جبکہ سندھ کی صوبائی اسمبلی کے 168 ارکان میں سے صرف 16 (9.52 فیصد) نوجوان ارکان صوبائی اسمبلی (عمر: 35 اور اس سے کم)، خیبر پختونخوا کی صوبائی اسمبلی کے 145 ارکان میں سے 21 (14.48 فیصد) نوجوان ارکان صوبائی اسمبلی، بلوچستان کی صوبائی اسمبلی کے 65 ارکان میں سے 6 (9.23 فیصد) نوجوان ارکان صوبائی اسمبلی اور پنجاب کی صوبائی اسمبلی کی ویب سائٹ کے مطابق 167 ارکان صوبائی اسمبلی میں سے 35 سال تک کی عمر کے صرف 5 (3 فیصد) ارکان صوبائی اسمبلی تھے جبکہ باقی 204 ارکان صوبائی اسمبلی کی عمر کی تفصیلات ویب سائٹ پر دستیاب نہیں تھیں۔ سینیٹ آف پاکستان سینیٹرز کی عمر کے اعداد و شمار فراہم نہیں کرتا ہے۔

مقامی حکومتوں میں نوجوان منتخب نمائندے

2015 کے بلدیاتی انتخابات کے اعداد و شمار کے مطابق پنجاب (عمر: 18 تا 32 سال)، سندھ (عمر: 25 سال سے کم) اور خیبر پختونخواہ (عمر: 30 سال سے کم) سمیت تین صوبوں میں مخصوص نشستوں پر 12,971 نوجوان ارکان تھے جن میں سے 7,518 کا تعلق پنجاب سے، 3,652 کا خیبر پختونخواہ اور 1,801 کا سندھ سے تھا۔ بلوچستان میں نوجوانوں کی کوئی مخصوص نشستیں نہیں تھیں۔

جدول 2: 2018 کے عام انتخابات میں نوجوان امیدوار

اسمبلی	امیدواروں کی مجموعی تعداد	نوجوان امیدوار (25 تا 29 سال کی عمر تک)		نوجوان امیدوار (29 سال سے اوپر 35 سال کی عمر تک)	
		تعداد	مجموعی امیدواروں کا فیصد	تعداد	مجموعی امیدواروں کا فیصد
قومی اسمبلی	1,162	57	4.91%	180	15.49%
صوبائی اسمبلی پنجاب	1,197	92	7.69%	194	16.21%
صوبائی اسمبلی سندھ	574	45	7.84%	180	31.36%
صوبائی اسمبلی خیبر پختونخو	482	30	6.22%	82	17.01%
صوبائی اسمبلی بلوچستان	191	24	12.57%	50	26.18%
صوبائی اسمبلیوں کا مجموعہ	2,444	191	7.81%	506	20.7%
مجموعی ٹوٹل	**3,606**	**248**	**6.87%**	**686**	**19.02%**

حوالہ: الیکشن کمیشن آف پاکستان اور پلڈاٹ

جدول 3: 2018 کے عام انتخابات کے بعد اسمبلیوں میں نوجوان ارکان (عمر: 25 تا 35 سال)

اسمبلی	ارکان کی مجموعی تعداد	نوجوان ارکان کی تعداد	نوجوان ارکان کا فیصد
قومی اسمبلی	342	4	1.16%
صوبائی اسمبلی پنجاب	167	5	3%
صوبائی اسمبلی سندھ	168	16	9.52%
صوبائی اسمبلی خیبر پختونخو	145	21	14.48%
صوبائی اسمبلی بلوچستان	65	6	9.23%

حوالہ: الیکشن کمیشن آف پاکستان اور پلڈاٹ

جدول 4: عام انتخابات 2018

2018 کے عام انتخابات میں نوجوان امیدواروں کو دی گئی ٹکٹس				
درجہ	سیاسی جماعت	قومی اور چاروں صوبائی اسمبلیوں کے لیے کھڑے کیے گئے امیدواروں کی کل تعداد	قومی اور چاروں صوبائی اسمبلیوں کے لیے کھڑے کیے گئے نوجوان (25تا35) امیدواروں کی تعداد	قومی اور چاروں صوبائی اسمبلیوں کے لیے سیاسی جماعت کی طرف سے کھڑے کیے گئے کل امیدواروں میں سے نوجوانوں (25تا35) کا فیصد
1	تحریک لبیک پاکستان	537	194	36%
2	نیشنل پارٹی	46	9	20%
3	پاکستان پیپلز پارٹی پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرینز	727	122	18%
4	متحدہ قومی موومنٹ پاکستان	166	29	17%
5	متحدہ مجلس عمل جس میں جمعیت علماء اسلام (JUI-F) اور جماعت اسلامی پاکستان شامل ہیں	484	84	17%
6	پاکستان تحریک انصاف	778	129	17%
7	عوامی نیشنل پارٹی	191	31	16.23%
8	پاکستان مسلم لیگ ن	646	86	13%

حوالہ: الیکشن کمیشن آف پاکستان

نوجوانوں کے ووٹر ٹرن آؤٹ کو بہتر بنانے کے لیے کیا اقدامات اٹھائے جا سکتے ہیں؟

نوجوانوں کے ووٹر ٹرن آؤٹ کو بہتر بنانے کے لیے کچھ سفارشات درج ذیل ہیں:

پاکستان میں طلبہ یونینوں کی بحالی: سترھویں یوتھ پارلیمنٹ پاکستان® نے 21 جنوری 2023 کو پاکستان بھر میں طلبہ یونینوں کی بحالی کا بل منظور کیا۔ قیادت اور عزم کا مظاہرہ کرتے ہوئے سترھویں یوتھ پارلیمنٹ پاکستان® کے نوجوان رہنماؤں نے اپنے تعلیمی اداروں میں طلباء کو آواز اٹھانے اور جمہوریت میں فعال شمولیت کو فروغ دینے کے لیے ووٹ دیا۔ یہ بل اس توقع کے ساتھ منظور کیا گیا تھا کہ پاکستان کے لیے ایک زیادہ منصفانہ اور انصاف پسند مستقبل تشکیل دیا جائے گا۔ یوتھ پارلیمنٹ پاکستان® ملک بھر کے پُر جوش نوجوانوں پر مشتمل ہے جو مستقبل کے قائدین کو اکٹھا ہونے اور پاکستان کے مستقبل پر گہرے نقش چھوڑنے کا ایک پلیٹ فارم مہیا کرتی ہے۔ اس بل کی منظوری قوم کے نوجوانوں کی طرف سے ایک طاقتور پیغام تھا جس میں مطالبہ کیا گیا کہ ان کی آواز سنی جائے اور ان کے حقوق کا بھی احترام کیا جائے۔ پلڈاٹ کے زیرِ انتظام یوتھ پارلیمنٹ پاکستان® پاکستان میں مزید جامع اور جمہوری معاشرے کی تشکیل کے لیے پر عزم ہے۔ اس بل اور صوبائی سطح پر اسی طرح کے بلوں اور وفاقی سطح پر تحریکوں/قراردادوں کی منظوری سے نوجوان پاکستان کے روشن مستقبل کے لیے اپنا کردار ادا کر سکیں گے۔

یہ تجویز کیا جاتا ہے کہ سیاسی جماعتوں (الیکشن کمیشن آف پاکستان اور منتخب نمائندوں کے ساتھ) کے درمیان ایک معلوماتی اور منظّم حوصلہ افزا بحث ہونی چاہیے کہ پاکستان میں طلبہ یونینوں کو ایک طریقہ کار اور بہترین انداز میں کیسے بحال کیا جاسکتا ہے۔ ہر وہ شخص جس کا اس مسئلے میں مفاد ہے اسے گفتگو میں حصہ لینے کی ترغیب دی جانی چاہیے اور حکومت کو بھی اپنے خیالات اور مشکلات بتانے میں شفافیت کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ اس طرح کے وسیع اقدامات اٹھانے کے لیے میڈیا کی طرف سے بھی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے۔ اس تناظر میں وفاقی دارالحکومت کی سب سے بڑی سرکاری یونیورسٹی قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد کی سنڈیکیٹ کی جانب سے ستمبر 2023 میں منتخب سٹوڈنٹس یونین اور محکمہ جاتی تنظیموں کو بحال کرنے کا فیصلہ انتہائی خوش آئند قدم ہے۔

الیکشن کمیشن آف پاکستان کے لیے تجویز کردہ اقدامات:

اعداد و شمار جمع کرنا اور ان کا تجزیہ: سب سے پہلے اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ موجودہ نوجوان ووٹرز کے اعداد و شمار جمع کیے جائیں اور ان کا تجزیہ کیا جائے اور اسے عوام الناس کے لیے مہیا کیا جائے۔ رجسٹرڈ ووٹروں کی کل تعداد کا تخمینہ جو 18 تا 29 سال کی عمر کے گروپ کے اندر آتے ہیں، جنس، صوبوں اور یہاں تک کہ انتخابی حلقوں کی بنیاد پر تقسیم کیا جانا چاہیے۔

نوجوانوں کے کم ووٹر ٹرن آؤٹ کی وجوہات پر تحقیق: نوجوانوں کی انتخابی شمولیت پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے مزید تحقیق کی جانی چاہیے تاکہ تاریخی طور پر نوجوانوں کے ووٹوں کی تعداد کم ہونے کی وجوہات کا پتہ لگایا جاسکے۔ ایک بار جب اسباب اور مسائل سامنے آجائیں تب ہی ان سے منظّم طریقے سے نمٹا جاسکتا ہے۔

خصوصی مہمات: الیکشن کمیشن کے عہدیداروں کو اپنی کوششوں کو خصوصی مہموں کی تشکیل اور ان پر عمل درآمد کرنے پر توجہ مرکوز کرنی چاہیے جس کا مقصد نوجوانوں کو ووٹ کی اہمیت سے آگاہ کرنا اور نئے ووٹروں اور دیگر افراد جنہوں نے ووٹ نہیں ڈالا ہے اس سے پہلے کہ انہیں رجسٹر کرنے اور بیلٹ ڈالنے کی ضرورت پیش آئے انہیں عملی معلومات فراہم کرنی چاہئیں۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان کو نوجوانوں کے رجحانات پر نظر رکھنا ہوگی اور سوشل میڈیا کو معلومات کی ترسیل کے اہم پلیٹ فارم کے طور پر استعمال کرنا ہوگا۔ مشہور شخصیات اور سوشل میڈیا پر اثر انداز ہونے والوں کو اپنی مہمات میں شامل کرنے سے نوجوانوں میں معلومات کی دلچسپی اور اسے برقرار رکھنے میں اضافہ ہوگا۔ اس تناظر میں یہ بہت حوصلہ افزا ہے کہ الیکشن کمیشن آف پاکستان بہت سے دوسرے اداروں جیسے UNDP اور سول سوسائٹی کی تنظیمیں جیسے پلڈاٹ اور IFES کے ساتھ مل کر گزشتہ دو سالوں سے ملک بھر کی یونیورسٹیوں میں نوجوانوں تک رسائی کی مہم چلا رہے ہیں۔ اس مہم کو جاری رکھنے اور تعلیمی اداروں سے باہر کے نوجوانوں تک پھیلانے کی ضرورت ہے۔

ایگزٹ پولز: ایگزٹ پولز ان افراد کے اعداد و شمار اکٹھے کرنے کا ایک طریقہ ہے جنہوں نے حقیقت میں ووٹ ڈالے ہیں تاکہ یہ معلوم کیا جاسکے کہ انہوں نے کس کو ووٹ دیا اور کیوں۔ وہ ووٹر ٹرن آؤٹ کا ابتدائی اشارہ ہوتے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ زیادہ تر ایگزٹ پولز ہمیشہ ووٹروں کی عمر کے گروپ کو مدنظر نہ رکھتے ہوں، جس سے نوجوانوں کے ووٹوں کی تعداد غیر متعین ہوتی ہے۔ عام انتخابات اور مقامی حکومتوں کے انتخابات میں نوجوانوں کے ووٹر ٹرن آؤٹ کا اندازہ لگانے کے لیے متعدد ایگزٹ پولز کا انعقاد الیکشن کمیشن کو ایک لازمی مشق کے طور پر کرنا چاہیے۔

نوجوانوں کی شمولیت کے لیے الیکشن کمیشن آف پاکستان کے سٹریٹجک پلان کو اپ ڈیٹ کرنا: الیکشن کمیشن آف پاکستان نے اپنا سٹریٹجک پلان برائے 2019-2023 شائع کیا لیکن اس میں نوجوانوں کو ترجیح نہیں دی گئی۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان کی اس بات پر ستائش بھی کی جانی چاہیے کہ پلڈاٹ کی تجویز کے جواب میں الیکشن کمیشن آف پاکستان نے نوجوانوں سے متعلق سٹریٹجک اقدامات کو شامل کرنے کے لیے سٹریٹجک پلان میں ترمیم کی جس کا مقصد نوجوانوں کے کم ووٹر ٹرن آوٹ کو دور کرنا تھا۔ ان سٹریٹجک اقدامات کے ڈیزائن اور ان کے نفاذ کو مزید بہتر بنایا جاسکتا ہے۔ اگلے 5 سالہ سٹریٹجک پلان (2024-2028) میں نوجوانوں سے متعلق ایک الگ سیکشن بھی شامل ہونا چاہیے۔

نوجوانوں کی ووٹنگ کے لیے خصوصی ونگ کی تشکیل یا فوکل پرسن کا تقرر: اسی طرح نوجوانوں کی انتخابی شمولیت پر مسلسل توجہ مرکوز کرنے کے لیے الیکشن کمیشن آف پاکستان کے اندر ایک خصوصی یوتھ ونگ/ ڈویژن یا ایک فوکل پرسن کو نامزد کیا جانا چاہیے۔

ووٹروں کے قومی دن کے پروگراموں میں نوجوانوں پر توجہ: بین الاقوامی موازنہ سے ہم نے ایسے ممالک کی مثالیں دیکھی ہیں جو اپنے ووٹروں کے قومی دن کو بڑے جوش وخروش سے مناتے ہیں اور اپنے پلیٹ فارم کا استعمال کرتے ہوئے نوجوانوں کے ساتھ مثبت انداز میں سرگرم رہتے ہیں۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان ہر سال 7 دسمبر کو پاکستان میں ووٹروں کا قومی دن بھی مناتا ہے۔ یہ زیادہ فائدہ مند ہوسکتا ہے اگر الیکشن کمیشن آف پاکستان نوجوانوں پر توجہ مرکوز کرنے والی خصوصی سرگرمیوں کا پروگرام بنائے اور پاکستان کے ووٹروں کے قومی دن کے موقع پر ان کے ووٹ کی اہمیت کو اجاگر کرے۔

تعلیمی اداروں میں فرضی انتخابات: نوجوانوں کو ووٹ ڈالنے کا طریقہ سکھانے کے لیے الیکشن کمیشن آف پاکستان حکام کی مدد سے سکولوں میں فرضی انتخابات منعقد کرنے میں سکولوں کی حوصلہ افزائی کرے۔ امریکہ اپنے سکولوں میں فرضی انتخابات کرواتا ہے تاکہ طلباء کو یہ سکھایا جائے کہ ووٹنگ کیا ہوتی ہے اور ووٹ کیسے ڈالا جاتا ہے۔ امریکی فیڈرل الیکشن کمیشن کے اہلکار اپنے بیلٹ بکس اور ووٹنگ مشینیں سکولوں میں لاتے ہیں اور ہر عمر کے بچوں کے ساتھ ان نقالی یا فرضی انتخابات کے ذریعے سرگرم رہتے ہیں جس سے طلباء کو ووٹ ڈالنے کے مرحلہ وار عمل، بیلٹ بھرنے کے درست طریقے اور ووٹنگ کے فوائد کا پتہ چلتا ہے۔ یہ حوصلہ افزا ہے کہ الیکشن کمیشن آف پاکستان اور دیگر تنظیموں نے نوجوانوں سے منسلک ہونے تعلیمی اداروں میں فرضی پولنگ کی مشقیں شروع کر دی ہیں۔

نوجوان خواتین کی انتخابی شمولیت کو یقینی بنانا: الیکشن کمیشن آف پاکستان کو نوجوانوں اور خواتین کے درمیان عدم مساوات کو ختم کرنے اور سیاسی زندگی کے تمام شعبوں میں نوجوان خواتین کی بامعنی شمولیت کی حوصلہ افزائی کے لیے کوششیں کرنی چاہئیں۔ خاص طور پر خواتین نوجوان ووٹروں کے اعداد وشمار اکٹھا کرنے، ان کا تجزیہ کرنے اور نوجوان ووٹروں کے اندراج اور شمولیت میں صنفی فرق کو اجاگر کرنے کے لیے ان نتائج کو عام کرنے سے نوجوان خواتین ووٹروں کی رجسٹریشن اور شمولیت سے متعلق مخصوص مسائل کو بھی اجاگر کیا جاسکتا ہے۔

سیاسی جماعتوں، سول سوسائٹی، میڈیا اور نوجوانوں کے ساتھ مشاورت: الیکشن کمیشن آف پاکستان کو سیاسی جماعتوں، سول سوسائٹی، میڈیا اور نوجوانوں کے ساتھ وقتاً فوقتاً مشاورتی اجلاس منعقد کرنے کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ نوجوانوں کو انتخابی عمل میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے سے روکنے والے مسائل کی نشاندہی کرکے ان سے نمٹا جاسکے۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان کے اندر ان گروپس کے پلیٹ فارمز یا فورمز بھی بنائے جاسکتے ہیں۔

سیاسی جماعتوں کے لیے تجویز کردہ اقدامات:

انتخابی منشوروں میں نوجوانوں پر توجہ: سیاسی جماعتوں کو اپنے انتخابی منشوروں میں ترمیم کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ان میں نوجوانوں سے متعلقہ مسائل شامل کیے جاسکیں۔ ان میں

خاص طور پر تعلیم، مشغولیت، روزگار اور ماحولیات سے متعلق مسائل کو اجاگر کرنا چاہیے جن کا نوجوانوں کو اس وقت سامنا ہے اور سیاسی جماعت ان مسائل سے نمٹنے کے لیے کیا پالیسیاں اور پروگرام متعارف کرائے گی۔

نوجوانوں پر مرکوز رکنیت سازی مہم اور پارٹی کو منظّم کرنا: مزید یہ کہ سیاسی جماعتوں کو اپنی جماعت میں نوجوانوں کی نمائندگی بڑھانے کے لیے رکنیت سازی مہم کو آگے بڑھانا چاہیے اور ساتھ ہی ساتھ نوجوانوں کو اہم عہدے بھی دینا چاہیے۔ تجربہ کار سیاست دانوں کا فرض ہے کہ وہ ناتجربہ کار نوجوان ارکان کو تربیت دیں اور انہیں سیاسی دنیا سے روشناس کرائیں۔

انتخابات میں زیادہ نوجوان امیدواروں کی نمائندگی: زیادہ اہم بات یہ ہے کہ انتخابات کے دوران ہر سیاسی جماعت کو اپنی آبادی کے تناسب سے نوجوان امیدواروں کو پارٹی ٹکٹ دینے چاہئیں۔ اس سے نہ صرف قومی اور صوبائی قانون سازوں میں نوجوانوں کی نمائندگی بڑھے گی بلکہ نوجوانوں میں سے ان غیر حاضر ووٹروں کو بھی متحرک کیا جائے گا جو نوجوان نمائندوں کو اپنے جیسے خیالات اور پس منظر کے حامل دیکھنا چاہتے ہیں۔

نئے ووٹروں سے اپیل: سیاسی مہمات اور امیدواروں کو متحرک کرنے کے "ممکنہ ووٹر" ماڈل کو ترک کرنا چاہیے جو اکثر صرف ان کے پہلے سے موجود ووٹر باڈی کو اپیل کرتا ہے اور نئے ووٹروں اور دیگر افراد کو نظرانداز کرتا ہے جو ابھی تک ووٹر فہرستوں میں شامل ہی نہیں ہیں۔ نوجوانوں کی ضروریات اور خواہشات کو مدنظر رکھنا اور ان کے مفاد پر مبنی پالیسیاں بنانا نوجوانوں کی حمایت حاصل کرنے میں معاون ثابت ہوگا۔

مہمات میں نوجوانوں کی شمولیت: انتخابی مہموں کے دوران نوجوانوں کے مسائل کی عکاسی کو یقینی بنانا اور ان کے ساتھ منسلک ہونے کی کوششوں کو معنی خیز بنانا صرف ایک نوجوان کے ووٹ مانگنے سے بالاتر ہیں۔ اس سے سیاسی جماعت کی ساکھ کو فروغ ملے گا اور نوجوان سیاسی جماعتوں کی جانب سے نوجوانوں کیلیے ترجیحی شعبوں میں کی جانے والی ٹھوس کوششوں کو دیکھ سکیں گے۔

سوک ایجوکیشن: منتخب قانون ساز ہونے کے ناطے سیاسی جماعتوں کو الیکشن کمیشن آف پاکستان اور محکمہ تعلیم کے ساتھ مل کر ثانوی اور اعلیٰ تعلیم میں سوک ایجوکیشن کو لازمی قرار دینے کے لیے قانون کے نفاذ کی حمایت کرنی چاہیے۔ اس سلسلے میں قومی اسمبلی نے قومی کمیشن برائے سوک ایجوکیشن ایکٹ 2018 کے نام سے ایک قانون بھی پاس کیا لیکن اس کا دائرہ صرف اسلام آباد تک محدود ہے اور اس ایکٹ کی منظوری کے بعد سے اس کا نفاذ ابھی تک سوالیہ نشان ہے۔ سوک ایجوکیشن کو تمام نوجوانوں تک پہنچنا چاہیے، انتخابات کے بارے میں جامع غیر متعصّبانہ تعلیم کو نمایاں کرنا چاہیے بشمول اہم سوک مہارتیں جیسے میڈیا خواندگی اور طلبہ کو مستقبل کے ووٹروں کے طور پر اپنی آواز اور طاقت کو فروغ دینے میں مدد کرنی چاہیے۔

نوجوان خواتین کی سیاست میں شمولیت کو یقینی بنانا: سیاسی جماعتوں کو اپنے آئین میں ترمیم کرنے کی ضرورت ہے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ خواتین اور یوتھ ونگ کی قیادت کو پارٹی کے اعلیٰ فیصلہ ساز اداروں کا ex-officio رکن بنایا جائے جہاں انتظامی امور اور پالیسی سازی پر بحث کی جائے اور اسے حتمی شکل دی جائے۔ اس میں نوجوان خواتین کا ونگ بھی شامل کیا جاسکتا ہے۔ انتخابی منشور میں ترامیم کی جائیں تاکہ نوجوان خواتین سے متعلق امور شامل کیے جائیں اور ان کے مسائل کو حل کرنے والی پالیسیوں پر روشنی ڈالی جائے۔ سیاسی جماعتوں کو اس بات کو بھی یقینی بنانا چاہیے کہ پارٹی کی طرف سے منعقد کی جانے والی ریلیوں میں کم از کم ایک سینئر اور ایک جونیئر/نوجوان خاتون لیڈر خطاب کرے۔ نئے انتخابی قوانین کے تحت جن خواتین کو عام انتخابات کے لیے ٹکٹ دیا جاتا ہے انہیں الیکشن لڑنے کے لیے مالی تعاون بھی فراہم کی جانی چاہیے، خاص طور پر جو نوجوان امیدوار ہیں۔

نوجوان ارکان، عہدیداروں اور قانون سازوں کی رہنمائی اور تربیت: ایک مضبوط اور کامیاب سیاسی تنظیم کی تعمیر کے لیے سیاسی جماعتوں کو اپنے نوجوان ارکان، عہدے داروں اور قانون سازوں کی رہنمائی اور تربیت میں سرمایہ کاری کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ نئے ارکان، عہدیداروں اور قانون سازوں کی رہنمائی اور تربیت کے بہت سے مثبت اثرات ہو سکتے ہیں۔

نوجوان ارکان، عہدیداران اور قانون ساز رہنمائی اور تربیتی پروگراموں سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو ان کی مدد کرتے ہیں کہ وہ اپنے کام کو مؤثر طریقے سے انجام دینے کے لیے ضروری مہارتیں حاصل کریں۔ اس زمرے میں اجنبیوں سے بات کرنا، مباحثہ کرنا، تقریر کرنا اور رہنمائی کرنے جیسی صلاحیتیں شامل ہیں۔

نوجوان ارکان، عہدیداران اور قانون سازان پروگراموں سے بہت فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو انہیں سیاسی اداروں، قوانین اور طریقہ کار کے بارے میں معلومات دینے اور سکھانے کے لیے بنائے گئے ہیں۔ باخبر فیصلہ سازی اور حلقوں کی بہتر نمائندگی بھی اس کے نتیجے میں ہو سکتی ہے۔

نوجوان ارکان، عہدیداران اور قانون ساز جو رہنمائی اور تربیتی پروگراموں میں حصہ لیتے ہیں انہیں زیادہ سینئر سیاسی شخصیات سے تعارف کا موقع ملتا ہے۔ اس سے انہیں نیٹ ورک، اتحادیوں کو جیتنے اور پیشہ ورانہ طور پر ترقی کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

رہنمائی اور تربیتی پروگرام سیاسی جماعتوں کو مستقبل کی قیادت تلاش کرنے اور تیار کرنے میں مدد کر سکتے ہیں جو سلسلہ وار منصوبہ بندی کا ایک اہم پہلو ہے۔ اپنی پارٹی کی قیادت کے لیے سلسلہ وار منصوبہ بنانا پارٹی کی طویل مدتی عملداری کو محفوظ بنا سکتا ہے۔

ورکشاپس، سیمینارز، آن لائن تربیتی پروگرام اور رہنمائی کے پروگرام کچھ ایسے طریقے ہیں جن سے سیاسی جماعتیں اپنے ارکان کو رہنمائی اور ہدایات دے سکتی ہیں۔ متعدد آبادیات جیسے نوجوان ارکان، عہدیداران اور قانون سازان خصوصی پروگراموں سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

الغرض خلاصہ یہ کہ کسی بھی سیاسی گروپ کی کامیابی کے لیے تربیت اور رہنمائی کے پروگرام بہت ہی اہم ہیں۔ سیاسی جماعتیں اپنے نوجوان ارکان، عہدیداروں اور قانون سازوں کی تعلیم و تربیت میں وسائل لگا کر مضبوط مستقبل کو محفوظ بنا سکتی ہیں۔

نوجوانوں کے لیے تجویز کردہ اقدامات:

ووٹ دینے کے لیے باہر نکلیں: اہل نوجوان ووٹر کے طور پر وہ کم از کم یہ کر سکتے ہیں کہ ایک باخبر فیصلہ کریں اور اپنا ووٹ ڈالیں۔ سیاسی جماعتوں کا جائزہ لیتے وقت نوجوان ووٹروں کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ سطحی باتوں سے باہر نکلیں۔ سماجی، اقتصادی اور سیاسی پہلوؤں پر مشتمل نوجوانوں کو بااختیار بنانے کے لیے پارٹی کے ایجنڈے کی جانچ پڑتال کے ساتھ ساتھ، آبادی، تعلیم اور صحت کے اقدامات کو فروغ دینے کے لیے ان کی دلچسپی کا اندازہ لگانا بھی اتنا ہی ضروری ہے۔ یہ پہلو عوام کی وسیع ترقی اور بہبود کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔ ان اہم عناصر پر غور کرتے ہوئے نوجوان ووٹر اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ وہ جامع پالیسیوں کی حمایت کرتے ہیں جو نہ صرف نوجوانوں کو ترقی دیتی ہیں بلکہ تعلیم، صحت اور معاشرے کی مجموعی بہبود جیسے اہم پہلوؤں کو بھی ترجیح دیتی ہیں۔

نوجوان دوستوں کو ووٹ دینے کی ترغیب کی مہم: نوجوانوں کا بھی فرض ہے کہ وہ اپنے ساتھیوں کو اپنے شہری فرائض کی انجام دہی کی اہمیت سے آگاہ کریں۔ نوجوان اپنے ساتھی نوجوانوں کے طے کردہ رجحانات پر چلتے ہیں۔ نوجوانوں کو جدید طریقوں سے رسائی کی کوششیں کرنے کی ترغیب دینا انتخابی شمولیت میں اضافے کا سبب بن سکتا ہے۔ ٹک ٹاک ٹرینڈز، ہیش ٹیگز اور پوسٹ ووٹنگ سیلفی ٹرینڈز کو ترتیب دینے کے لیے سوشل میڈیا کا استعمال زیادہ سے زیادہ نوجوانوں کو انتخابی عمل میں حصہ لینے اور آگاہ کرنے کا باعث بن سکتا ہے۔

نوجوان بطور ووٹنگ سفیر: مقامی نوجوان اپنے علاقے کے ووٹروں کو متحرک کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ پاکستان کی ہر تحصیل اور/ یا یونین کونسل کے نوجوان سفیروں کا ہونا نوجوانوں کو جمہوری عمل کا حصہ بننے کی بھرپور حوصلہ افزائی کر سکتا ہے۔ ان سفیروں کو مہمات میں شامل کرنا اور ان کی آواز کو ایک پلیٹ فارم دینا مخصوص علاقے کے نوجوانوں کو متحرک کرنا ایک اہم قدم ثابت ہو سکتا ہے۔ یہ سفیر الیکشن کمیشن آف پاکستان کے ساتھ مل کر ووٹر کے اندراج اور طریقہ کار سے متعلق معلومات اپنے علاقے کے بے خبر اور غیر تعلیم یافتہ نوجوانوں تک پہنچا سکتے ہیں۔

حاصل کلام:

الیکشن کمیشن آف پاکستان، وفاقی اور صوبائی حکومتوں، سیاسی جماعتوں، تعلیمی اداروں، سول سوسائٹی کی تنظیموں اور نوجوانوں کی طرف سے پاکستان میں انتخابی عمل میں بطور ووٹر، امیدوار اور منتخب نمائندوں کی نوجوانوں کی موجودہ کم شمولیت کو دور کرنے کے لیے بھرپور کوششیں کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ ووٹر کی تعلیم اور آگاہی مہم میں اضافے، نوجوانوں کو سیاسی سرگرمیوں میں مشغول ہونے کے زیادہ مواقع پیدا کرنے اور فیصلہ سازی کے عمل میں ان کی آواز کو سننے کو یقینی بنانے جیسے اقدامات کے ذریعے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ ان بنیادی عوامل کو دور کرنا بھی ضروری ہے جو نوجوانوں کی شمولیت میں کمی کا باعث بنتے ہیں، جیسے سماجی و اقتصادی رکاوٹیں اور سیاسی بے حسی۔

یہ بھی ضروری ہے کہ ملک میں سیاسی اور انتخابی عمل کو نہ صرف زیادہ معتبر بنایا جائے بلکہ اس عمل کو قابل اعتبار بنانے کے لیے ایک موثر رابطہ مہم بھی چلائی جائے۔

نوجوان ووٹروں کا کم ٹرن آؤٹ پاکستان میں ایک اہم مسئلہ ہے جس پر مسلسل توجہ اور کارروائی کی ضرورت ہے۔ سیاسی اور انتخابی عمل کو زیادہ قابل اعتماد، آگاہی میں اضافہ، معلومات تک رسائی، اور سماجی و اقتصادی رکاوٹوں کو دور کر کے ہم انتخابی عمل میں نوجوانوں کی شمولیت کو بڑھانے کے لیے کام کر سکتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں پاکستان میں زیادہ نمائندہ اور جمہوری سیاسی نظام قائم ہو سکتا ہے۔ نوجوانوں کے لیے انتقام کے خوف کے بغیر اپنی سیاسی رائے کا اظہار کرنے کے لیے ایک محفوظ اور جامع ماحول پیدا کرنے کی بھی کوشش کی جانی چاہیے۔ مزید برآں، سوک ایجوکیشن اور قائدانہ تربیت فراہم کرنا نوجوانوں کو سرگرم اور ذمہ دار شہری بننے کے لیے با اختیار بنا سکتا ہے جو اپنی برادریوں کی ترقی میں مثبت کردار ادا کر سکتے ہیں۔ سیاسی جماعتوں کو چاہیے کہ وہ نوجوانوں کو پارٹیوں میں عہدیداروں اور قومی، صوبائی اور مقامی منتخب اداروں کے امیدواروں کے طور پر زیادہ مواقع فراہم کریں۔ نوجوانوں کو فعال انداز اختیار کرنا چاہیے اور انتخابی عمل میں کم از کم ووٹر کے طور پر اور اگر چاہیں تو سیاسی عہدے کے امیدوار کے طور پر فعال طور پر حصہ لینا چاہیے۔

ضمیمہ الف: پلڈاٹ کی جانب سے نوجوانوں کا قومی سروے (2022-2023)

یہ سروے پاکستان میں آنے والے عام انتخابات کے حوالے سے نوجوانوں کے نقطہ نظر کا اندازہ لگا کر ایک تجزیہ پیش کرتا ہے۔ اس سروے میں نوجوانوں کے لیے اہم موضوعات شامل ہیں جن میں آئندہ انتخابات کی ساکھ، پاکستان کے لیے موزوں ترین گورننس سسٹم، طلبہ یونینوں کی ممکنہ بحالی، مقامی حکومت کی اہمیت، ووٹر ٹرن آؤٹ کم ہونے کے بنیادی عوامل اور بنیادی محرکات جو کسی خاص سیاسی جماعت کی حمایت پر آمادہ کرتے ہیں۔ مزید برآں، اس سروے کا مقصد پاکستان اور پاکستانی نوجوانوں کو آئندہ انتخابات میں درپیش اہم مسائل کی نشاندہی کرنا اور مقابلہ کرنے والی جماعتوں سے متوقع بنیادی مطالبات کو سامنے لانا تھا۔

خلاصہ طریقہ کار

نمونہ سائز:	پاکستان کے 422 نوجوان (18 تا 29 سال کی عمر کے مرد اور خواتین)
سروے کی تاریخیں:	2022-23
کوریج:	قومی اور سمندر پار پاکستانی

حلقہ اور صوبہ وار کوریج

صوبہ/علاقہ	ٹوٹل حلقے	حلقوں کی تعداد (فیصد) جہاں سروے کیا گیا
پنجاب	141	129 (91.5%)
سندھ	61	47 (77.0%)
خیبر پختونخواہ	51	38 (74.5%)
بلوچستان	16	15 (93.8%)
دارالحکومت اسلام آباد	3	3 (100%)
پاکستان	272	232 (85.3%)

آبادیات: جواب دہندگان کا پروفائل (n=422)

صوبہ/علاقہ	جواب دہندگان کی تعداد (فیصد)	آبادی کا حصہ (بمطابق مردم شماری 2017)
پنجاب	234 (55.5%)	53.92%
سندھ	73 (17.3%)	23.04%
خیبر پختونخواہ	65 (15.4%)	17.09%
بلوچستان	25 (5.9%)	5.94%
آزاد جموں وکشمیر	13 (3.1%)	-
گلگت بلتستان	5 (1.2%)	-
سمندر پار پاکستانی	7 (1.7%)	-

جواب دہندگان کا سماجی واقتصادی پروفائل

تفصیلات		
صنف		
	مرد	297 (70.38%)
	خواتین	125 (29.62%)
تعلیم		
	گریجوایشن سے کم	87 (20.62%)
	گریجوایشن اوراس سے زیادہ	335 (79.38%)
ملازمت		
	ملازمت کر رہے ہیں	141 (33.40%)
	ملازمت نہیں کر رہے ہیں	281 (66.60%)

سوال۔آج پاکستان کو کون سے بڑے مسائل کا سامنا ہے؟ براہ کرم درج ذیل کو ترجیح کے لحاظ سے نمبر دیں۔ **1** سب سے بڑے مسئلہ کے لیے؛ **2** اگلے سنگین مسئلہ کے لیے اور اسی طرح باقی نمبرز دیتے جائیں۔

نوجوانوں کی آراء پر مبنی سروے

پاکستان کو درپیش بڑے چیلنجز کی درجہ بندی

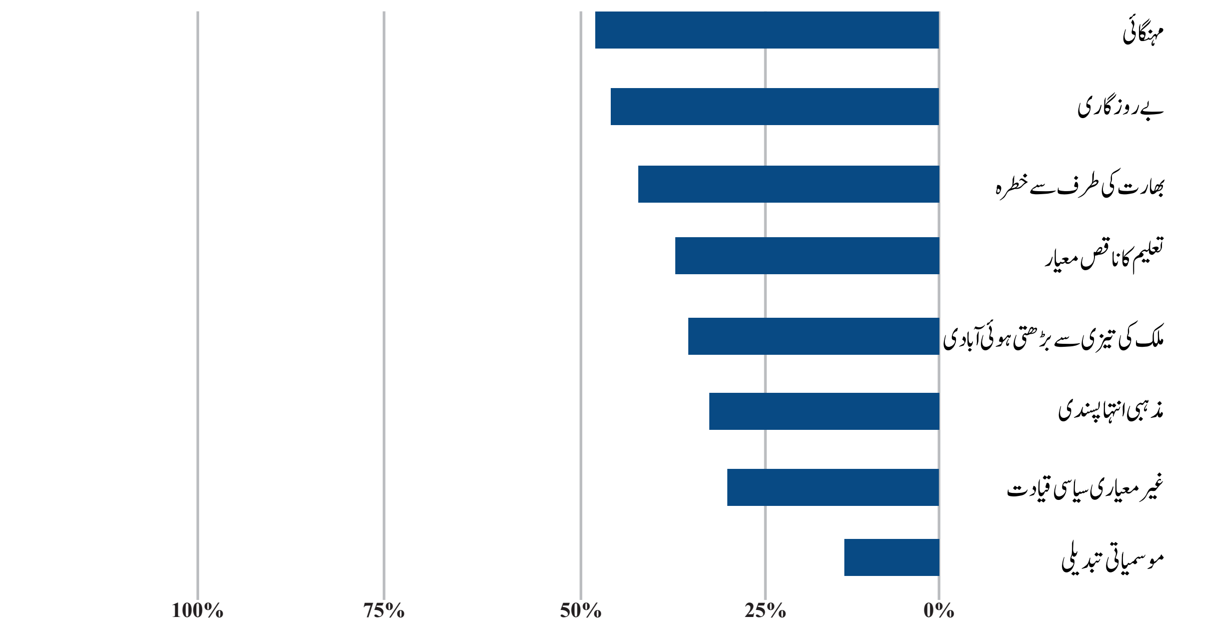

حوالہ: یوتھ پارلیمنٹ پاکستان کی جانب سے 7 اپریل تا 12 اپریل 2022 تک منعقدہ سروے

نوجوان جواب دہندگان کے مطابق سرفہرست 8 مسائل (تمام جواب دہندگان کا فیصد)

1. مہنگائی (48.7 فیصد)
2. بے روزگاری (45.6 فیصد)
3. بھارت کی طرف سے خطرہ (42.7 فیصد)
4. تعلیم کا ناقص معیار (36.3 فیصد)
5. ملک کی بڑھتی ہوئی آبادی (35.1 فیصد)
6. مذہبی انتہا پسندی (31.6 فیصد)
7. غیر معیاری سیاسی قیادت (29.9 فیصد)
8. موسمیاتی تبدیلی (15.4 فیصد)

48.7 فیصد نوجوان جواب دہندگان کا خیال ہے کہ مہنگائی پاکستان کو درپیش سب سے بڑا مسئلہ ہے، اس کے بعد بے روزگاری (45.6 فیصد)، بھارت کی طرف سے خطرہ (42.7 فیصد) اور سب سے کم اہم مسئلہ موسمیاتی تبدیلی (15.4 فیصد) ہے۔ پاکستان کو درپیش مسائل خواہ وہ معاشی، سماجی یا سیاسی ہوں اور ان کی اہمیت کے لحاظ سے حکومت کی جانب سے ان سے نمٹنے کے لیے کس طرح ترجیح دی جاسکتی ہے، کے بارے میں ان کے خیالات اور نقطہ نظر جاننے کے لیے یہ سوال ان کے سامنے رکھا گیا۔

سوال۔ آپ کو کتنا پختہ یقین ہے کہ پاکستان میں اگلے عام انتخابات آزادانہ، منصفانہ اور قابل اعتبار ہوں گے؟

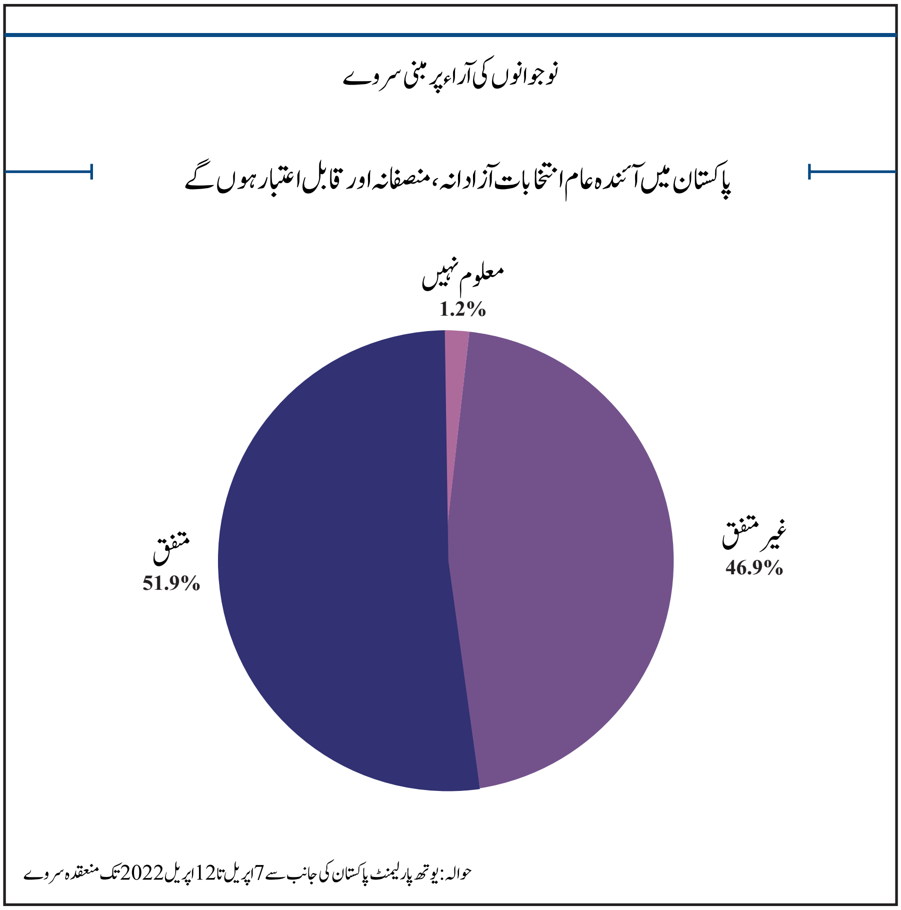

مذکورہ بالا سوال کا مقصد پاکستان میں انتخابی نظام کی ساکھ اور شفافیت کے حوالے سے نوجوانوں کی رائے حاصل کرنا تھا جس پر 51.9 فیصد جواب دہندگان کا پختہ یقین تھا کہ پاکستان میں اگلے عام انتخابات آزادانہ، منصفانہ اور قابل اعتبار ہوں گے جبکہ 46.9 فیصد کا خیال تھا کہ انتخابات آزاد اور منصفانہ نہیں ہوں گے اور 1.2 فیصد نے کہا کہ وہ اس کے بارے میں بالکل نہیں جانتے ہیں۔

سوال۔آپ اس بات سے کس حد تک اتفاق کرتے ہیں کہ کمزوریوں کے باوجود جمہوریت پاکستان کے لیے بہترین نظام ہے؟

نوجوانوں کی آراء پر مبنی سروے

کمزوریوں کے باوجود جمہوریت پاکستان کے لیے بہترین نظام ہے

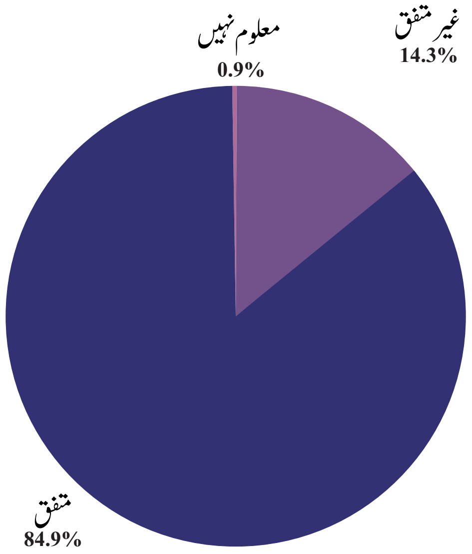

حوالہ: یوتھ پارلیمنٹ پاکستان کی جانب سے 7 اپریل تا 12 اپریل 2022 تک منعقدہ سروے

1947 میں اپنے قیام کے بعد سے پاکستان نے ملک میں جمہوریت اور جمہوری طرز عمل کو جاری رکھنے کے لیے مسلسل متعدد مشکلات کا سامنا کیا ہے، جس میں کوئی بھی براجمان وزیر اعظم کبھی بھی اپنی پانچ سالہ مدت پوری نہیں کر سکا۔ اس سروے کے سوال کے ذریعے جواب دہندگان سے یہ رائے لی گئی کہ آیا پاکستان میں جمہوریت بہترین نظام ہے۔ جس سے 84.9 فیصد کی بڑی اکثریت اس بیان سے متفق تھی کہ جمہوریت پاکستان کا بہترین نظام ہے جبکہ 14.3 فیصد نے اس رائے سے اختلاف کیا۔

سوال: آپ اس بات سے کس حد تک اتفاق کرتے ہیں کہ پاکستان کی تمام سرکاری اور نجی یونیورسٹیوں اور کالجوں میں طلبہ یونینز کی اجازت دی جائے جیسا کہ 1984 سے پہلے تھا۔

نوجوانوں کی آراء پر مبنی سروے

پاکستان کی تمام سرکاری اور نجی یونیورسٹیوں اور کالجوں میں طلبہ یونینز کی اجازت ہونی چاہیے جیسا کہ 1984 سے پہلے تھا

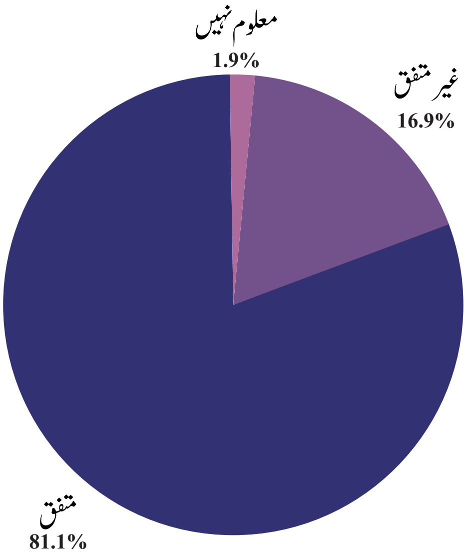

حوالہ: یوتھ پارلیمنٹ پاکستان کی جانب سے 7 اپریل تا 12 اپریل 2022 تک منعقدہ سروے

سندھ کی صوبائی اسمبلی سے حال ہی میں منظور ہونے والے 'سندھ سٹوڈنٹس یونینز ایکٹ، 2022 کا مقصد پاکستان میں طلباء اور نوجوانوں کے حقوق کو فروغ دینا ہے۔ یہ استفسار کرنے کے لیے کہ کیا نوجوان اعلیٰ تعلیمی اداروں میں طلبہ یونینز کی استعداد پر یقین رکھتے ہیں، ان سے ایک سوال پوچھا گیا جس پر 81.1 فیصد جواب دہندگان نے کہا کہ وہ سرکاری اور نجی سطح پر یونیورسٹیوں اور تعلیمی اداروں میں طلبہ یونینز کی بحالی کے حوالے سے متفق ہیں۔ جبکہ 16.9 فیصد نے اس سے اختلاف کیا اور کہا کہ وہ طلبہ یونینز کے خلاف ہیں اور 1.9 فیصد نے کہا کہ وہ اس بارے میں نہیں جانتے۔

سوال: مضبوط مقامی حکومتوں کے بغیر عوامی مسائل کبھی بھی مؤثر طریقے سے حل نہیں ہو سکتے' آپ مندرجہ بالا بیان سے کس حد تک متفق یا غیر متفق ہیں؟

نوجوانوں کی آراء پر مبنی سروے

عوامی مسائل مضبوط مقامی حکومت کے بغیر مؤثر انداز میں حل نہیں کیے جا سکتے

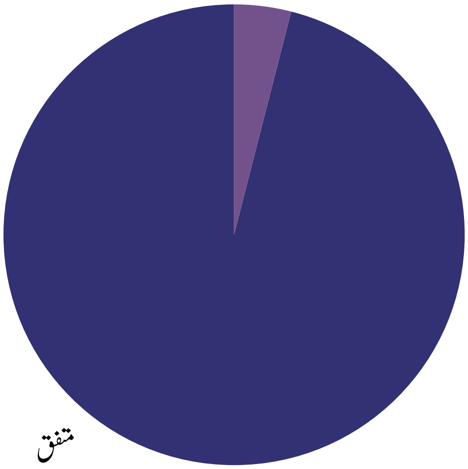

حوالہ: یوتھ پارلیمنٹ پاکستان کی جانب سے 7 اپریل تا 12 اپریل 2022 تک منعقدہ سروے

ملک بھر میں مؤثر مقامی حکومتوں کا فقدان پاکستان کے جمہوری نظام حکومت کی ایک اور کمزور کڑی ہے۔ نوجوان جواب دہندگان سے مقامی حکومتوں کے کارگر ہونے کے بارے میں پوچھنے کے لیے یہ سوال کیا گیا جس پر 95.9 فیصد جواب دہندگان نے اس بات پر اتفاق کیا کہ عوامی مسائل کو مؤثر طریقے سے حل کرنے کے لیے مضبوط مقامی حکومتوں کی ضرورت ہے اور صرف 3.5 فیصد نے اس سے اختلاف کیا۔

سوال: پاکستان میں گزشتہ کئی عام انتخابات کے ایگزٹ پولز سے پتہ چلتا ہے کہ نوجوانوں کا ووٹرٹرن آؤٹ انتہائی کم اور مجموعی ووٹرٹرن آؤٹ سے بہت کم ہے اور اسی طرح بھارت کے نوجوانوں کے ووٹرٹرن آؤٹ کے مقابلے میں بھی بہت کم ہے۔ آپ کے خیال میں پاکستان میں نوجوانوں کے اس کم ووٹرٹرن آؤٹ کی کیا وجوہات ہیں؟ براہ کرم درج ذیل میں سے ممکنہ وجوہات کو ترجیح کے حساب سے ترتیب دیں یعنی 1 انتہائی اہم وجہ کے لیے؛ 2 اگلی اہم وجہ کے لیے اور اسی طرح باقی نمبرز دیتے جائیں:

نوجوانوں کی آراء پر مبنی سروے

پاکستان میں نوجوانوں کا ووٹرٹرن آؤٹ کم ہونے کی وجوہات کی درجہ بندی

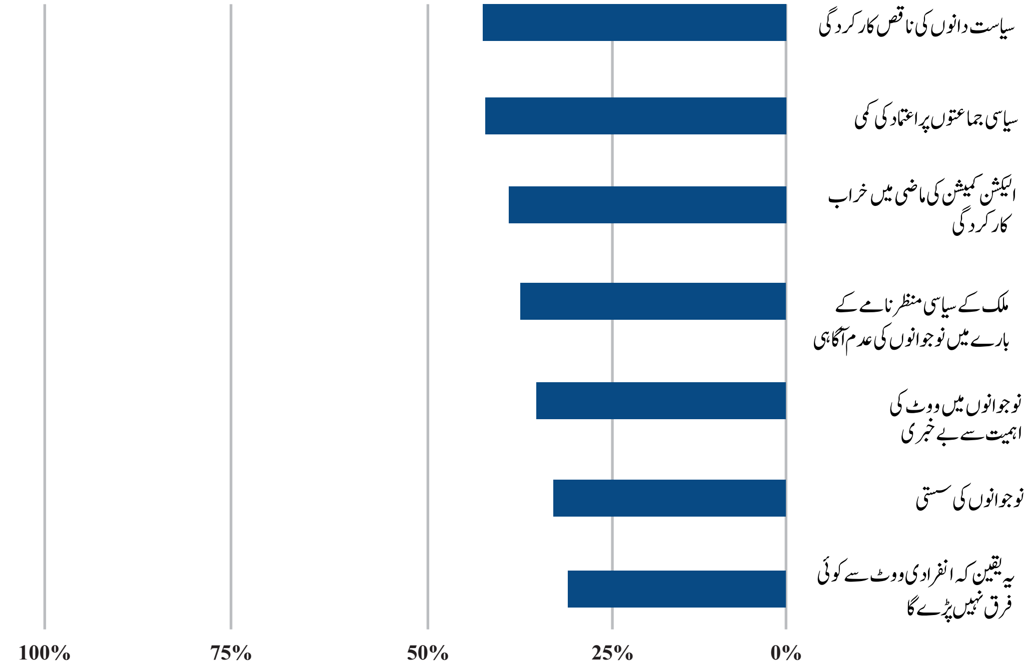

حوالہ: یوتھ پارلیمنٹ پاکستان کی جانب سے 7 اپریل تا 12 اپریل 2022 تک منعقدہ سروے

نوجوان جواب دہندگان کے مطابق نوجوانوں کے کم ووٹرٹرن آؤٹ کی سرفہرست 7 وجوہات (تمام جواب دہندگان کا فیصد)

1. سیاستدانوں کی ناقص کارکردگی (42.3 فیصد)
2. سیاسی جماعتوں پر اعتماد کی کمی (42 فیصد)
3. الیکشن کمیشن کی ماضی میں خراب کارکردگی (37.5 فیصد)
4. ملک کے سیاسی منظر نامے کے بارے میں نوجوانوں کی عدم آگاہی (36.8 فیصد)
5. نوجوانوں میں ووٹ کی اہمیت سے بے خبری (33.7 فیصد)
6. نوجوانوں کی سستی (33.3 فیصد)
7. یہ یقین کہ انفرادی ووٹ سے کوئی فرق نہیں پڑے گا (32.5 فیصد)

پاکستان کے انتخابی عمل میں نوجوانوں کا کردار پچھلی دہائیوں میں مسلسل کم رہا ہے۔ لہٰذا پاکستان میں جمہوری تبدیلی لانے کے لیے نوجوانوں کو اپنے حق رائے دہی کے استعمال اور انتخابات میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی ترغیب دینے کے لیے سروے کا یہ سوال پوچھا گیا تھا جس پر 42.3 فیصد جواب دہندگان نے کہا کہ سیاست دانوں کی ناقص کارکردگی سب سے زیادہ اہم وجہ ہے جبکہ ایک بڑی اکثریت (32.5 فیصد) کا ماننا تھا کہ لوگوں کا اس بات پر یہ یقین کہ ان کے انفرادی ووٹ سے کوئی فرق نہیں پڑتا سب سے اہم وجہ ہے جو ہمارے نوجوانوں کے کم ووٹر ٹرن آوٹ کی وجہ بنتی ہے۔

سوال۔ سب سے اہم عنصر کون سا ہے جو آپ کو کسی سیاسی جماعت کی حمایت کرنے پر آمادہ کرتا ہے؟

نوجوانوں کی آراء پر مبنی سروے

سب سے اہم عنصر کون سا ہے جو آپ کو کسی سیاسی جماعت کی حمایت کرنے پر آمادہ کرتا ہے؟

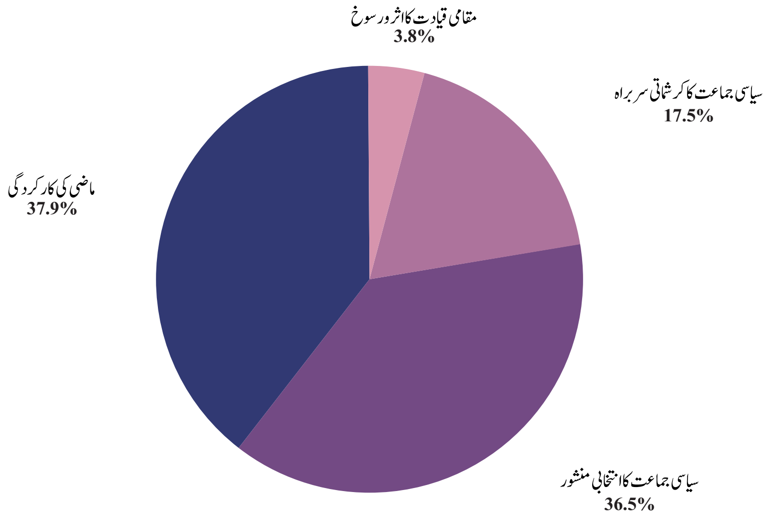

حوالہ: یوتھ پارلیمنٹ پاکستان کی جانب سے 7 اپریل تا 12 اپریل 2022 تک منعقدہ سروے

پاکستان کی سیاسی جماعتیں پالیسی مسائل پر عوام سے منسلک ہونے کے لیے بڑی تیزی سے سوشل میڈیا کا رخ کر رہی ہیں، ان سیاسی جماعتوں کے ساتھ منسلک ہونے اور کسی بھی پارٹی میں اپنی دلچسپی ظاہر کرنے کے لیے نوجوانوں کی رائے جاننے کے لیے ہم نے یہ سوال پوچھا جس میں سے 37.9 فیصد جواب دہندگان نے کہا کہ انہوں نے سیاسی جماعتوں کو ان کی ماضی کی کارکردگی کی بنیاد پر حمایت کی، 36.5 فیصد نے پارٹی کے انتخابی منشور کی بنیاد پر جبکہ 17.5 فیصد نے پارٹی کے کرشماتی سربراہ کی وجہ سے حمایت کی۔

سوال: آپ اس مطالبے سے کس حد تک اتفاق کرتے ہیں کہ پاکستان میں اگلے عام انتخابات فوری طور پر ہونے چاہیے؟

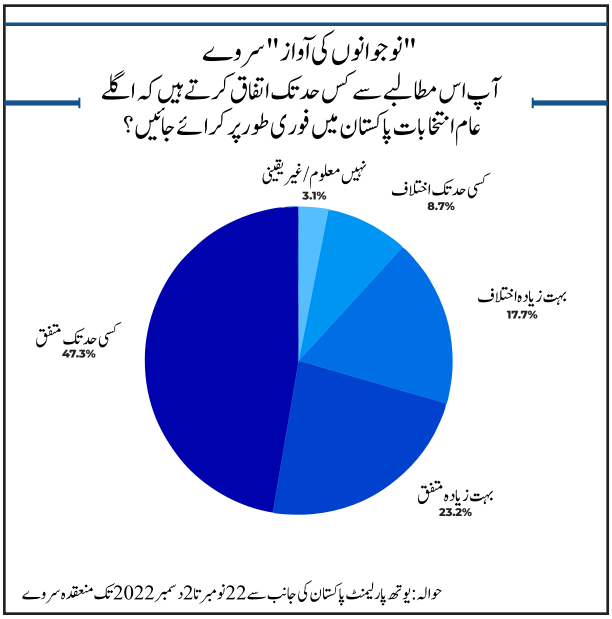

5 فیصد جواب دہندگان نے اگلے عام انتخابات کے فوری انعقاد کے مطالبے سے اتفاق کیا جبکہ 26.4 فیصد متفق نہیں تھے اور 3.1 فیصد نہیں جانتے تھے۔

سوال۔ کیا پاکستان میں انتخابات میں ایک سے زیادہ حلقوں سے الیکشن لڑنے کی اجازت ہونی چاہیے؟

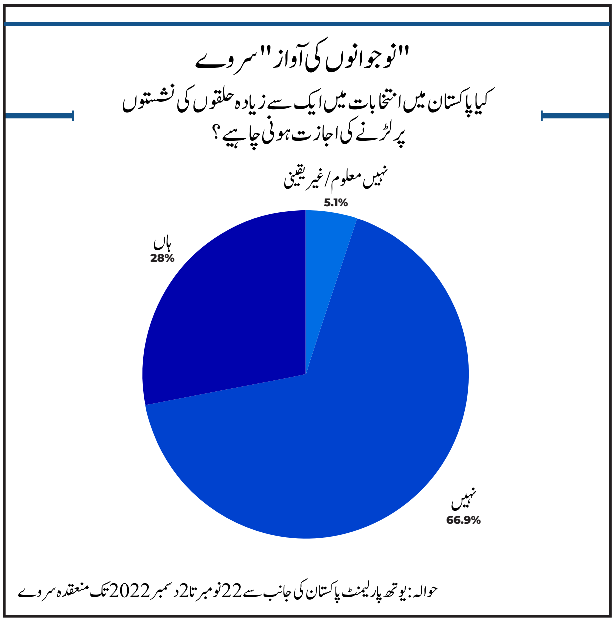

9 فیصد نے جواب دیا کہ ایک سے زیادہ حلقوں سے الیکشن لڑنے کی قانون کے مطابق اجازت نہیں دی جانی چاہیے جبکہ 28 فیصد کا خیال ہے کہ اس عمل کی اجازت ہونی چاہیے اور اسے جاری رکھا جانا چاہئے اور 5.1 فیصد کی کوئی رائے نہیں تھی۔

سوال۔کیا صدارتی یا پارلیمانی نظام حکومت پاکستان کے لیے بہتر ہے؟

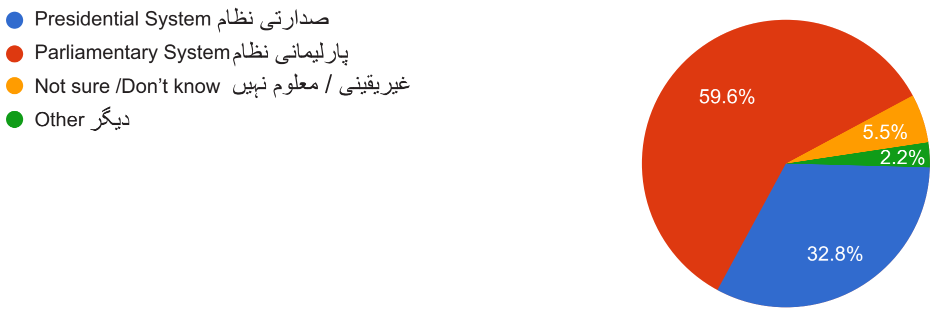

جواب دہندگان کی واضح اکثریت (59.6فیصد) پاکستان کے لیے صدارتی نظام جبکہ (32.8فیصد) پارلیمانی نظام حکومت کی طرفداری کرتی ہے۔ بنیادی طور پر ملک کی سیاسی تاریخ اور موجودہ تناظر پر مبنی یہ کئی وجوہات کی عکاسی کرتا ہے۔معرض وجود میں آنے کے بعد سے پاکستان نے سوائے فوجی حکمرانی کے کچھ ادوار جو کہ صدارتی نظام سے مشابہت رکھتے تھے بنیادی طور پر پارلیمانی نظام کے تحت کام کیا ہے۔

سوال۔کیا 2022 میں پاکستان میں جمہوریت کا معیار بہتر ہوا یا زوال پذیر رہا؟

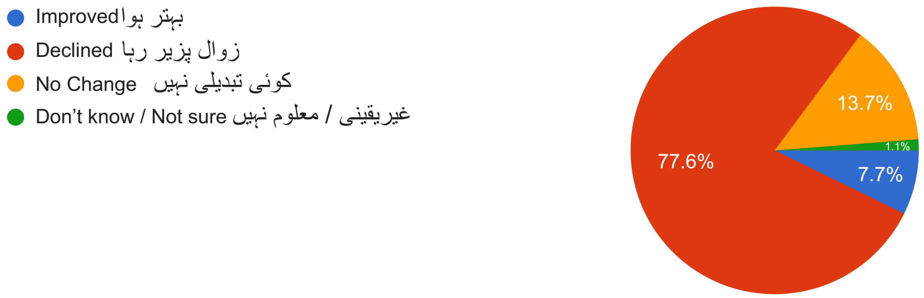

سروے کے مطابق جواب دہندگان کی ایک خاصی اکثریت (77.6فیصد) کا خیال ہے کہ 2022 میں پاکستان میں جمہوریت کا معیار زوال پذیر رہا

THE BODY SHOP

Be Seen
Be Heard

پلڈاٹ

پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو
ڈویلپمینٹ اینڈ ٹرانسپیرینسی